﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24

جمعۃ المبارک 29 دسمبر 2017ء

10 ربیع الثانی 1439 ہجری قمری ❁ 29 فتح 1396 ہجری شمسی

شمارہ 52

حرص کی تباہ کاریاں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حرص سے بچو۔ کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا، ان کو قطع رحمی پر آمادہ کیا اور انہوں نے رحمی رشتے کاٹ دیئے اور ان کو بخل کی ترغیب دی اور وہ بخیل بن گئے اور ان کو فسق و فجور کی راہ دکھائی اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔ (مسند احمد بن حنبل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

کیا تم اس زمانہ کو جس میں مَیں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے نشان جمع کر دیئے اور کیونکر چاند و سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری بیکار ہوئی اور ان کے سوا اَور بھی نشانات ہیں۔ کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

دیکھو کہ میں بہ تحقیق مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربان کی طرف سے مَیں بھیجا گیا ہوں۔

’’کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلّی کی طرف جو طلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے اور ان میں ایک قوم ہے جس کو علم تھوڑا سا دیا گیا ہے تس پر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدا نے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں خلیفے پیدا کئے جاویں گے اُن خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں سلسلوں کی مشابہت میں کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سوجا کھا ہو اور اپنے آپ کو اندھا بنا لے۔ اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نصِّ صریح اس پر دلالت کرتی ہے۔ پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تا کہ یہ دونوں سلسلے باہم مطابق ہو جائیں اور تا کہ وعدہ مماثلت اِس سلسلہ کے خلیفوں کا اور اُس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کَمَا کے لفظ سے ظاہر ہے جو آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر اس امت میں سے آیا ہو اور اُس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو۔ اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی مدت گزری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک گزری تھی اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مسیح کا انتظار آسمان سے کر رہے ہو اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو۔ کیا اس بات پر راضی ہو گئے کہ کلام الٰہی کی تکذیب ہو۔ تم اس کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف و شفاف پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آ گئی کہ قرآن شریف کو ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سروپا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظنّ، حق سے کسی طرح مستغنی نہیں کرتا۔ اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف و خسوف ہو گیا جیسے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شقّ القمر ہوا۔ اونٹ بیکار کئے گئے اور ان کی جگہ اَور سواری عطا ہوئی تا کہ ہم مسیح سے زیادہ سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو بجالاویں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔ تم اُس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے سلسلہ کی خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں مَیں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے نشان جمع کر دیئے اور کیونکر چاند و سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری بیکار ہوئی اور ان کے سوا اَور بھی نشانات ہیں۔ کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟ اس دوزخ سے ڈرو کہ جو مجرموں کو کھا جانے والی ہے اور مجرم اس میں نہ مریں گے اور نہ جیئیں گے۔ کیا کتاب اللہ کو پسِ پشت ڈالتے ہو اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو۔ یہ عادت سراسر بغاوت اور ظلم اور ہدایت سے دُور ہونے کی ہے۔ سب بھلائیاں قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پرہیز گاری کا طریق ہے۔ زمین و آسمان نے میری گواہی دی۔ کیا صادق کے سوا زمین و آسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو کہ میں بہ تحقیق مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربان کی طرف سے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو۔ اگر میں مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے اور حد سے گزر جائے۔ بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور میں حَکَم اور عَدل ہو کر آیا ہوں تا کہ تم میں تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں [یعنی ہر بدعت کو جو پھیل چکی ہے (میں ختم کروں)] اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں بلکہ عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور بہت سے نشان ظاہر ہو گئے ہیں۔ زبانوں نے انکار کیا اور دلوں نے یقین کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت کرے۔ کیا تم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا چاہیے تھا وہ ظاہر ہو گیا۔ اور اس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو اَن گنت ہیں۔‘‘

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 76 تا 81۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)............

نمازوں کی طرف توجہ بہت اہم چیز ہے۔ انصار اللہ میں سے توسو فیصد کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اگر ملکی قانون توڑنے والا انسان مجرم بنتا ہے تو نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے۔ محض اجتماع میں شامل ہونا انصار اللہ نہیں بنا دیتا اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حکموں اور فرائض پر عمل بھی ضروری ہے۔ انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ جب مومنین کی جماعت خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبردار بن جاتی ہے تو جماعت اور خلیفۂ وقت ایک وجود کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ جماعت بطور اعضاء اور خلیفۂ وقت دل و دماغ کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے

مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور تمام انصار کو اس بابرکت موقع سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

جماعت کی ذیلی تنظیم انصار اللہ میں انسان چالیس سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے۔ اس عمر میں زندگی کے انجام کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ انجام کی فکر ایک مومن کو مجبور کرتی ہے کہ وہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا قرب چاہے جس کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ اس میں دعائیں بھی ہیں اور عاجزی وانکساری اور تضرع کی حالتیں بھی ہیں اور جسے مغز مل جائے تو اسے دوسرے اذکار اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟ پس انصار کو عبادت کے ذریعہ تعلق باللہ کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے نوجوانوں اور بچوں کے لیے نمونہ بننا چاہئے۔ اگر ملکی قانون توڑنے والا انسان مجرم بنتا ہے تو نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے۔ کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے اور نماز اس کی عملی تصویر ہے۔ مجلس انصار اللہ خدا تعالیٰ کے ہر کام میں مدد گاروں کی مجلس ہے اور عملی مدد کا پہلا قدم نماز ہے۔ گھروں میں نماز کا قیام ہو تو نئی نسل بھی اس کی اہمیت ذہنوں میں بٹھا لیتی ہے۔ محض اجتماع میں شامل ہونا انصار اللہ نہیں بنا دیتا اس کے لیے خدا تعالیٰ کے حکموں اور فرائض پر عمل بھی ضروری ہے۔ پس نمازوں کی طرف توجہ بہت اہم چیز ہے۔ انصار اللہ میں سے توسو فیصد کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

پھر اپنا دینی علم بڑھانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ جن گھروں میں بچے بڑوں کو دینی کتابیں پڑھتے دیکھتے ہیں وہ چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر تبلیغی میدان میں کام آتا ہے۔

اسی طرح انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ قرآن کریم میں خلافت کا وعدہ ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے ہے۔ جب مومنین کی جماعت خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبردار بن جاتی ہے تو جماعت اور خلیفۂ وقت ایک وجود کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ جماعت بطور اعضاء اور خلیفۂ وقت دل و دماغ کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے تو سوال ہی نہیں کہ کوئی فردِ جماعت اپنے فیصلوں، علمی نقطوں اور عملوں پر اصرار کرے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ جیسے جسم کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو۔ آپ بھی حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی کہلائیں گے جب اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں گے اور مالی قربانیوں، تبلیغی سرگرمیوں اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں۔ تم بھی اتباعِ قرآن کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ بھی اتباعِ قرآن ہی کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔"

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 604)

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 26 نومبر 2017ء بروز اتوار نماز ظہر وعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم جاوید نعیم احمد صدیقی صاحب (کرائیڈن) ابن مکرم قاضی محمد صادق صاحب مرحوم (آف فیصل آباد) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم جاوید نعیم احمد صدیقی صاحب (کرائیڈن) ابن مکرم قاضی محمد صادق صاحب مرحوم (آف فیصل آباد)

23 نومبر 2017ء کو 76 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری آپ کے والد کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ مرحوم فیصل آباد سے 2012ء میں یوکے آئے تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت نیک، اطاعت گزار اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب (آف راولپنڈی)

6 مئی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ تعلیم الاسلام سکول میں استاد تھے اور پھر بحیثیت پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ریٹائر ہوئے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی تمام اولاد کو بھی پندرہ سال کی عمر میں نظام وصیت سے منسلک کیا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم ندیم شیر صاحب (آف ایڈنبرا۔ یوکے)

15 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1988ء میں بیعت کی تھی اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کی شادی مکرم حفیظ الرحمان صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی جو کہ مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب (وکیل التصنیف، ربوہ) کے بڑے بھائی ہیں۔ مرحوم بہت مہمان نواز، ہنس مکھ، خاموش طبع، نیک، مخلص اور شفیق انسان تھے۔ چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ کچھ عرصہ لوکل سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بیت الرحمان گلاسگو کی تعمیر وتزئین میں پیش پیش رہے۔ آپ کے سب غیر احمدی رشتہ داروں نے آپ کے جنازہ میں شمولیت کی اور جماعت کے انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا۔

3۔ مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم مولوی اللہ دتہ مبشر صاحب (سیالکوٹ۔ حال کینیڈا)

3 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد نے 1933ء میں بیعت کی تھی اور جماعت کے بہت مشہور مبلغ تھے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت صابر وشاکر، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرم عطاء اللہ صاحب (آف ہمبرگ)

14 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ رمضان المبارک میں خاص طور پر فیملی کے ساتھ باقاعدگی سے مسجد جایا کرتے تھے۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

5۔ مکرم عابد بٹ صاحب (نائب صدر عمومی ربوہ)

23 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے زندگی وقف کرنے کے بعد نائب صدر عمومی ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ عزیزم اطہر احمد چیمہ ابن مکرم آصف محمود چیمہ صاحب (صدر عمومی۔ ربوہ)

18 نومبر 2017ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں 17 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم آجکل پنجاب کالج چنیوٹ میں پڑھ رہا تھا۔ نہایت مخلص، ہمدرد، خوش مزاج، خوش اخلاق اور سعادت مند نوجوان تھا۔ ہر کسی کے دل میں بہت جلد جگہ بنا لیتا تھا۔ مہمان نوازی میں خوشی محسوس کرتا، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتا اور پہرہ کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتا تھا۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم آصف محمود چیمہ صاحب (صدر عمومی ربوہ) کا بیٹا اور مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب (نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی) کا سگا بھانجا تھا۔

7۔ عزیزم ارمغان ثاقب (آف لاہور)

6 نومبر 2017ء کو 21 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ہجویری یونیورسٹی لاہور میں BBA کا طالب علم تھا۔ کچھ عرصہ سے یونیورسٹی کے بعض لڑکے اسے تنگ کر رہے تھے اور ایک مہینہ پہلے مار پیٹ کر زخمی کر کے راستے میں ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اس وجہ سے اکثر پریشان رہتا تھا۔ بہت معصوم فرمانبردار اور نیک فطرت اور سعادت مند نوجوان تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

خطبہ عیدالاضحی

مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے وہ چاہے حج کے لئے جائیں یا نہ جائیں وہ قربانی کرنے کی توفیق کی وجہ سے ان دنوں میں جانوروں کی قربانی ضرور کریں۔ چنانچہ اسی وجہ سے دنیا میں کروڑوں مسلمان عیدالاضحیٰ جو حج اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی کے حوالے سے منائی جاتی ہے اس میں جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن صرف جانوروں کی قربانی کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ٹھہرتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اصل چیز تمہارے دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ ہے جس کی اللہ تعالیٰ قدر فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف اور اس کے مقام اور اس کی ذات کی پہچان یہ چیزیں ہیں جو معرفت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ معرفت پیدا ہوتی ہے تو پھر انسان ہر گناہ سے بچتا ہے۔

ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔

انسان کو غصہ کیوں آتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے اندر بعض حالتوں میں تکبر اور غرور پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے کو اپنے سے حقیر سمجھ رہا ہوتا ہے اور اپنے کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے اور اس کی ذرا سی غلطی پر اس کو غصہ آ جاتا ہے۔ پس جو لوگ جلد غصہ میں آ کر لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے اس میں سوچنے کا مقام ہے۔ چاہے وہ گھریلو تعلقات میں غصہ ہے، میاں بیوی کے تعلقات میں ان پر غصہ کے اظہار ہیں یا اپنے معاشرتی تعلقات میں غصہ کے اظہار ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر اس قربانی کی عید میں اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو بھی قربان کریں اور اپنے نفس کو قربان کر کے اس کو بہتر بنائیں

سچی معرفت عاجزی اور انکساری سے آتی ہے اس لئے انسان کو انتہائی عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرنا چاہئے اور اس سے ہی مدد بھی مانگنی چاہئے

"جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی"۔ پس اس طرف بہت توجہ دینے کی ہمیں ضرورت ہے۔

خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2/ستمبر 2017ء بمطابق 2/تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (الحج:38)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ ان تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخّر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس بناء پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

یہ آیت قربانیوں کے مضمون کو بیان کرنے والی آیات میں سے ہے اور حج کے مضمون کو بیان کرنے والی آیات کے ساتھ یہ رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے وہ چاہے حج کے لئے جائیں یا نہ جائیں وہ قربانی کرنے کی توفیق کی وجہ سے ان دنوں میں جانوروں کی قربانی ضرور کریں۔ چنانچہ اسی وجہ سے دنیا میں کروڑوں مسلمان عیدالاضحیٰ جو حج اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی کے حوالے سے منائی جاتی ہے اس میں جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن صرف جانوروں کی قربانی کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ٹھہرتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اصل چیز تمہارے دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ ہے جس کی اللہ تعالیٰ قدر فرماتا ہے۔

پس ایک مومن اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ میں نے عید پر اتنے موٹے اور اتنے قیمتی جانور کی قربانی دی۔ اگر تقویٰ نہیں اور قربانیاں تمہیں تمہارے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ نہیں دلا رہیں تو چاہے تم جتنے بھی موٹے اور قیمتی جانور کی قربانی دے لو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بے فائدہ ہے۔ اس مضمون کی حکمت اور اس کی گہرائی اور تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہوں میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے میں آپ کے بعض حوالے پیش کرتا ہوں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اسلام نام ہے اپنی روح کو کامل رضا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قدموں میں رکھ دینا یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کے لئے پیش کر دینا۔ فرماتے ہیں کہ یہ مقام خدا تعالیٰ کی کامل معرفت کے بعد ملتا ہے اور کامل معرفت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ "خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیبا کی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔" پس اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف اور اس کے مقام اور اس کی ذات کی پہچان یہ چیزیں ہیں جو معرفت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ معرفت پیدا ہوتی ہے تو پھر انسان ہر گناہ سے بچتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ پھر انسان کو گناہوں سے نجات مل جاتی ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح فہم اور ادراک حاصل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفّارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے"۔ نفس کی قربانی ہو تو تبھی انسان صحیح مسلمان بنتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا"۔ فرمایا کہ "یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے"۔ خوشی اور رضا سے گردن تبھی انسان پیش کرتا ہے یا قربانی تبھی دی جاتی ہے جب محبت بھی کامل ہو اور عشق بھی کامل ہو۔ اور فرمایا کہ "اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اَور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ (الحج:38) یعنی تمہاری (قربانیوں) کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے"۔ کیا قربانی ہے؟ "کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو"۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 151-152)

پس یہ نکتہ اور فلسفہ سمجھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خوفناک ہو اور تبھی کہہ رہا ہو کہ مجھ سے ڈرو یعنی خوفناک ہے اس لئے اس سے خوف کھانا ضروری ہے۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا ہے جو کسی انتہائی پیار کے رشتہ کے ناراض ہونے سے ہوتا ہے۔ جیسے بچے کو اگر ماں کا خوف ہے کہ وہ ناراض نہ ہو جائے تو اس لئے نہیں کہ ماں کوئی خوفناک چیز ہے بلکہ ماں جیسا پیار کہیں نہیں ملتا اور بچے کا ماں کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے جس وجہ سے وہ اس کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔ اس کی ہر بات کی قدر کرنا جانتا ہے۔ بڑی عمر کو پہنچ کر بھی ماں باپ سے محبت کرنے والے بچے نہیں چاہتے کہ ماں باپ ناراض ہوں۔ اور ان کو راضی رکھنے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں۔ یا دنیاوی محبتوں میں ہم دیکھتے ہیں جو عارضی محبتیں ہیں کہ محبوب کے نخرے برداشت کرنے کے لئے بعض دنیا دار کیا کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ عارضی محبتیں ہیں جس کی ایک وقت میں انتہا ہوتی ہے اور پھر اکثر ایک وقت میں ایسی محبتیں ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی محبت ایسی ہے جو دنیا و آخرت سنوارنے والی ہے۔ پس یہ جو خوف خدا تعالیٰ کا ہے جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اپنے دلوں میں پیدا کرو، یہ محبت کی وجہ سے ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے مقام کی قدر کی وجہ سے ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو اس کا حقیقی خوف نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے گناہ انسان اس لئے کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اسے نہیں ملی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے زبانی محبت کا دعویٰ تو ہے لیکن اکثر اوقات دنیاوی چیزوں کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت پر غالب آ جاتی ہے۔ اسی لئے انسان عارضی دنیاوی فائدوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھول جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک تو کہا جاتا ہے لیکن دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بسا اوقات پس پشت ڈال

دیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات انسان کو ایسی پکّی عادتیں بھی ہو جاتی ہیں کہ وہ بالکل لاپرواہ ہوکر کام کر رہا ہوتا ہے۔ خیال ہی نہیں آتا کہ کوئی خدا بھی ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت رکھتے ہیں وہ اس کے خوف اور اس کی محبت کے بھی اعلیٰ معیار رکھتے ہیں اور یہ معیار رکھنے والے پھر گناہ کرنے میں بیباک نہیں ہوتے۔ وہ ان گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ دن رات اس فکر میں ہوتے ہیں کہ اپنے محبوب کو کس طرح راضی رکھیں۔ ہر وقت اس کے حکموں کی تعمیل کرنے کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ دنیاوی مفادات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح نہیں دیتے اور اس کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہشات کی قربانی بھی دینی پڑے تو دیتے ہیں اور اس قربانی کا نام ہی آپ نے فرمایا کہ اسلام ہے۔ یا ہمارے عہد بیعت میں جو ہم کہتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا حقیقی معیار اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے مقام کی، اس کی ذات کی معرفت حاصل ہو۔ اور یہ بھی واضح ہو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ نفس کی قربانی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہے یہ کسی مجبوری یا بے دلی کے ساتھ نہ ہو بلکہ اپنی دلی خوشی اور رضا سے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہو۔

اس مضمون کو آپ نے اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام نے بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38)‘‘ بھیڑ بکریوں کی قربانی تو ایک نمونہ ہے یہ جائزہ لینے کے لئے کہ جس طرح یہ چھوٹی چیز ہماری خاطر قربان ہو رہی ہے اور ہم اس کو قربان کر رہے ہیں کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے نفس کی قربانی کر سکتے ہیں یا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ ظاہری نمونے ہیں جو انسان کے سامنے رکھے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے جائزے لیتا رہے۔ آپ اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

پھر ظاہری قربانیوں اور ظاہری نماز روزہ اور عبادتوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہ یہ کیوں رکھی گئی ہیں آپ نے ایک جگہ مزید وضاحت بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سُکھا دیتے ہیں‘‘۔ جوگی جو ہیں ان کی ایسی ریاضتیں ہوتی ہیں کہ اپنے ہاتھ ایک جگہ ایک پوزیشن پہ رکھیں گے اور کئی کئی دن کئی کئی مہینے وہیں رکھیں گے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سوکھ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں‘‘۔ تکلیفیں تو ہیں لیکن اس سے ان کو کوئی نور نہیں حاصل ہوتا ’’اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے۔ بلکہ اندرونی حالت اُن کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر اُن کی روحانیت پر نہیں پڑتا‘‘۔ اس ریاضت کا، اس کوشش کا، اس مشقت کا جس میں وہ اپنے آپ کو ڈالتے ہیں کوئی روحانی اثر ان پہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ’’اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے‘‘۔ صرف ظاہری کھال اور ظاہری چمک دمک نہیں چاہئے بلکہ اصل مغز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی ضرورت کیا ہے؟‘‘ کیا ضرورت ہے نمازیں پڑھنے کی روزہ رکھنے کی۔ روح میں صرف ایک جذبہ پیدا ہو جانا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں دل میں خیال کر لیا اور کافی ہے۔ فرمایا کہ ’’اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل پکّی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو رُوح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیّت پیدا نہیں ہو سکتی‘‘۔ اگر جسم کو مشقت میں نہیں ڈالو گے، روح کو جسم کے ساتھ نہیں چلاؤ گے یا جسم کو روح کے ساتھ نہیں چلاؤ گے تو پھر نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ احساس نہیں پیدا ہوتا ہے کہ ہر حاجت کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے، اس کی عبادت کرنی ہے، اس کی بندگی اختیار کرنی ہے۔ اور فرمایا کہ ’’وہ نیازمندی اور عبودیّت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے‘‘۔ مقصد تو یہی ہے جسم کی عبادت کا بھی، روح کی عبادت کا بھی کہ نیازمندی بھی پیدا ہو۔ عبودیت بھی پیدا ہو۔ ہر وقت یہ احساس پیدا ہو کہ ہمیں حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور اسی کی بندگی اختیار کرنی ہے اور اسی کی عبادت کرنی ہے۔ اگر یہ دونوں چیزیں نہیں تو یہ پیدا نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا ’’اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور یہ جوگی اِسی قسم کے ہیں۔ روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔ روح میں جب عاجزی پیدا ہو جاتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب روح میں واقع میں عاجزی اور نیازمندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متأثر ہو ہی جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 420-421۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلنے ضروری ہیں اور ایک مومن کو یہی حکم ہے کہ ظاہری عبادتیں اور قربانیاں بھی اپنا تقویٰ بڑھانے کے لئے کرو، اپنی روح کی بہتری کے لئے کرو۔ اپنے دل کو، اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے کرو۔

تقویٰ کیا ہے جو آخری مقصد ہے اور جو ہماری قربانیوں اور عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بناتا ہے۔ اس بارے میں بڑی وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ اپنی تحریر و تقریر میں بیان فرمایا۔ ایک موقع پر تقویٰ کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے‘‘۔ غصہ کو دبانا، غصہ سے بچنا یہ بہت بڑی کڑی منزل ہے بلکہ عارفوں اور صدیقوں کے لئے بھی بہت بڑی منزل ہے۔ فرمایا ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘۔ تکبر اور غرور غصہ کی حالت میں پیدا ہوتا ہے ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے‘‘۔ انسان کو غصہ کیوں آتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے اندر بعض حالتوں میں تکبر اور غرور پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے کو اپنے سے حقیر سمجھ رہا ہوتا ہے اور اپنے کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے اور اس کی ذرا سی غلطی پر اس کو غصہ آ جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا غصہ بھی تکبر اور غرور کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ’’کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘

پس جو لوگ جلد غصہ میں آ کر لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے اس میں سوچنے کا مقام ہے۔ چاہے وہ گھریلو تعلقات میں غصہ ہے، میاں بیوی کے تعلقات میں ان پر غصہ کے اظہار ہیں یا اپنے معاشرتی تعلقات میں غصہ کے اظہار ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر اس قربانی کی عید میں اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو بھی قربان کریں اور اپنے نفس کو قربان کر کے اس کو بہتر بنائیں۔ فرمایا کہ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

فرمایا ’’مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ فرمایا ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں‘‘۔ بڑی عزت و احترام سے پیش آتے ہیں ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ۔ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (الحجرات:12)‘‘ اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگنا بہت بُرا ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی لوگ وہ ہیں جو ظالم ہیں۔ فرمایا کہ ’’تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔‘‘ فرمایا ’’اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ (الحجرات:14)‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 36۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ دائمی علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ سچی معرفت عاجزی اور انکساری سے آتی ہے اس لئے انسان کو انتہائی عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرنا چاہئے اور اس سے ہی مدد بھی مانگنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اَور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو اِن ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے۔‘‘ ظاہری آنکھ سے بھی ہم دیکھتے ہیں جو اسی وقت استعمال ہوتی ہے جب روشنی ملتی ہے اور یہ روشنی آسمان سے ہی آتی ہے۔ ’’اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے‘‘۔ چاہے وہ روحانی روشنی ہے یا ظاہری روشنی ہے۔ فرمایا ’’آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے‘‘ جو دلوں کی روشنی ہے جو اپنے دلوں کے اندھیروں کو دُور کرتی ہے ’’اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے۔‘‘ دلوں کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے ایسی روشنی ہے جو تقویٰ اور طہارت کی روشنی ہے اور دلوں میں تقویٰ اور طہارت پیدا کرتی ہے فرمایا کہ وہ بھی ’’آسمان ہی سے آتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے۔ اور چاہے تو دُور کر دے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئے محض سمجھے۔‘‘ اپنے آپ کو کوئی چیز نہ سمجھے۔ ’’اور آستانۂ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اُس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے۔‘‘ پس نفس کے جذبات کو جلانا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس نورِ معرفت کو مانگنے کی ضرورت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اور فرمایا ’’اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔‘‘ یہ نور معرفت ہوگا تو جذبات نفس کو بھی جلائے گا اور ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور دل میں حرارت، گرمی بھی پیدا کرے گا۔ ’’پھر اگر اُس کے فضل سے اُس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے‘‘ جب اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہو جائے، دل کھل جائے، دلوں میں نور بھر جائے تو پھر کیا ہونا ہے؟ ’’تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو‘‘۔ جوں جوں انسان کے دل کی روشنی بڑھتی جائے اس میں عاجزی اور انکسار بڑھتا چلا جانا چاہئے۔ فرمایا ’’کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے

آجکل جو مسلمان ملکوں میں فساد کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین سے دُور ہٹے ہوؤں کی اور دنیاداروں کی حالت بتائی تھی وہ مسلمانوں کی ہے۔ لیڈر ہیں تو دولت سمیٹنے کے لئے عوام کی خدمت کا نعرہ لگا کر حکومت میں آتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے وہ لوٹ مچاتے ہیں کہ تصور سے باہر ہے۔ علماء کو عوام کے دین کی بہتری کی فکر کم ہے۔ اصل کوشش یہ ہے کہ دین کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے چلائیں اور کسی طرح حکومت میں آئیں یا حکومت سے مفاد اٹھائیں اور دولت اکٹھی کریں اور جائیدادیں بنائیں۔ نام تو یہ اللہ کا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی بھی اظہار ان کے عمل سے نہیں ہو رہا ہوتا۔ پاکستان میں یہ حالات ہم عام دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو، ان حکمرانوں کو، ان بادشاہوں کو، ان مفاد پرستوں کو عقل دے کہ وہ دولتیں سمیٹنے کی بجائے دولت کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں۔ اس کا صحیح مصرف کرنے والے ہوں۔ اس سے جہاں یہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی ان کی ایک طاقت ہو گی۔

ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اس کے حصول کے لئے اپنی تمام تر کوششیں صرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے

بعض ملک بڑے ملکوں کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں ان کو خدا بنا لیتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ختم ہونے والی ہیں۔ مسلمان ممالک کے لیڈر جو دنیاوی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جنہوں نے عملاً خدا تعالیٰ کے بجائے بڑی طاقتوں کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ان سے دوستی ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت بن سکتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے زوال آتا ہے تو پھر دنیاوی دوستیاں اور معاہدے کام نہیں آیا کرتے۔ لگتا ہے کہ اب ان بڑی طاقتوں پہ بھی خاص طور پہ امریکہ پہ بھی یہ کام شروع ہو چکا ہے اور نتیجہ کب نکلتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوششیں اب ان حالات میں مزید تیز تر ہوں گی اس لئے مسلمان دنیا کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے۔

سب سے بڑھ کر ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو پہچانیں جس کے ساتھ جڑ کر یہ آپس میں بھی اور دنیا میں بھی امن قائم کرنے والے بن سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08 ردسمبر 2017ء بمطابق 08 رفتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ۔ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (آل عمران:15)۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ کھینچا ہے یا ان لوگوں کی حالت بیان کی ہے جو خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور دنیا کا حصول ہی ان کا مقصد ہوتا ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے تو پھر شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔ گو یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہیں اور ان سے فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیں بڑا واضح فرمایا کہ دنیا کے کاروباروں سے

الگ ہونا بھی غلط ہے۔ شادیاں کرنی بھی ضروری ہیں اور یہ سنّت ہے۔ اسی طرح دوسرے کام ہیں۔ صحابہ بھی کیا کرتے تھے۔ بعض صحابہ کی کروڑوں کی جائیدادیں تھیں۔ لیکن وہ رُو بہ دنیا نہیں تھے۔ دنیا پہ گرے ہوئے نہیں تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10)۔‘‘ (یعنی جس نے نفس کو پاک کیا وہ اپنے مقصود کو پا گیا۔) آپ فرماتے ہیں کہ: ’’تجارت کرو۔ زراعت کرو۔ ملازمت کرو اور حرفت کرو۔ جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں‘‘۔ (ملفوظات جلد10 صفحہ 261-260۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ’’حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس آیت میں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ کہ لوگوں کے لئے شہوات کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور پھر آگے اس کی تفصیل بھی بیان کی کہ کون کون سی چیزیں ہیں اور یہ چیزیں ایسے لوگ صرف گزارے کے لئے نہیں چاہتے بلکہ یہ ان انسانوں کا ذکر ہے جو دنیا کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور صرف ان چیزوں کے حصول کی فکر ہے۔

شہوۃ کے معنی ہیں کسی چیز کی شدید خواہش اور چاہت اور اس کی ہر وقت فکر کرتے رہنا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ایسی چیز یا مقصد جو صرف نفسانی خواہشات پر منحصر ہو۔ گھٹیا ہو یا جنسی خواہش بڑھی ہوئی ہو اس کو بھی شہوۃ کہتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ان چیزوں کی محبت انسان کے دل میں ڈالی گئی ہے تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والی بات نہیں ہے بلکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ عام چاہت یا پسندیدگی نہیں ہے یا خوبصورتی نہیں ہے بلکہ اس حد تک اس خوبصورتی کی چاہت اور خواہش ہے کہ انسان اس کے حصول کے لئے ہر وقت بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔ ایک غیر معمولی پیار ان دنیاوی چیزوں سے رکھتا ہے۔ پس جب اس حد تک انسان ان چیزوں میں ڈوب جائے تو پھر یہ صرف اللہ تعالیٰ کی نعمتیں نہیں رہتیں بلکہ یہ شیطانی خواہشات ہیں اور پھر ان کے حصول کے لئے ہر ناجائز حربہ انسان کو اختیار کرنا پڑے تو کرتا ہے اور یہ ہم دنیاداروں میں عام دیکھتے ہیں۔ دولت کے لئے، دنیاوی رتبہ کے لئے، عورتوں سے غلط تعلقات کے لئے یہ لوگ تمام حدیں عبور کر جاتے ہیں یا شادیاں بیاہ بھی کرتے ہیں تو دولت حاصل کرنے کے لئے۔ خواہش یہ ہوتی ہے کہ دولت مند بیوی لے کر آئیں۔ اسی طرح دوسرے کاموں میں صرف اور صرف دنیا مدّنظر ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم دی ہے اور ہوشیار بھی کیا ہے کہ ان چیزوں سے بچو یعنی کہ اس حد تک نہ جاؤ کہ یہ صرف تمہارا زندگی کا مقصد بن جائے کیونکہ یہ دنیا کے عارضی سامان ہیں۔ اپنی فکر کرو کہ تم نے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے اس کے حضور حاضر ہونا ہے۔ بدقسمتی سے پھر بھی مسلمان اکثریت کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان دنیاوی چیزوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور اپنی زندگی کے مقصد کو بھول گئے ہیں۔ علماء بھی، قوم کے رہنما بھی اور ہر وہ شخص جس کو موقع ملتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ہو ہم یہ دنیاوی چیزیں حاصل کریں۔ جب ایسی خواہشات قوم کے لیڈروں میں پیدا ہو جائیں تو پھر ملکوں اور قوموں کو نقصان بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آجکل مسلمان ملکوں میں جو فساد کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین سے دُور ہٹے ہوؤں کی اور دنیاداروں کی جو حالت بتائی تھی وہ مسلمانوں کی ہے۔ لیڈر ہیں تو دولت سمیٹنے کے لئے عوام کی خدمت کا نعرہ لگا کر حکومت میں آتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے وہ لوٹ مچاتے ہیں کہ تصور سے باہر ہے۔ علماء کو عوام کے دین کی بہتری کی فکر کم ہے۔ اصل کوشش یہ ہے کہ دین کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے چلائیں اور کسی طرح حکومت میں آئیں یا حکومت سے مفاد اٹھائیں اور دولت اکٹھی کریں اور جائیدادیں بنائیں۔ نام تو یہ اللہ کا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی بھی اظہار ان کے عمل سے نہیں ہو رہا ہوتا۔ پاکستان میں یہ حالات ہم عام دیکھتے ہیں۔ مسلمان لیڈر مسلمان عوام کو گاجر مولی کی طرح قتل کر رہے ہیں۔ کوئی حیثیت انسانی جان کی نہیں ہے۔ لیکن حکومت نہیں چھوڑتے۔ کئی ملکوں میں ایسی حرکتیں ہو رہی ہیں اور کوشش یہ ہے کہ ہم حکومتوں پہ بیٹھے رہیں اور اپنی طاقت کا اظہار بھی کرتے رہیں اور دولت بھی سمیٹتے رہیں۔ کسی طرح ان کے پیٹ بھرتے نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کئی مسلمان ملکوں کے پاس دولت ہے، قدرتی وسائل ہیں اور پھر بھی ایسی بری حالت ہے کہ غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور ایک وقت کی روٹی مشکل سے ملتی ہے۔ سعودی عرب کو یہ بڑا امیر ملک کہتے ہیں لیکن وہاں بھی اب غربت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پہلے بھی غریب تھے اور اب اَور بڑھتے جا رہے ہیں۔ تیل کی دولت ہونے کے باوجود غربت کی انتہا ہو رہی ہے۔ صرف شہزادوں کے، امیروں کے، لیڈروں کے حالات اچھے ہیں۔ وہ ایک ایک دن میں کئی ملین ڈالر خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دولت بھی ناجائز ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں یا غریب کا حق مار کر حاصل کرتے ہیں اور خرچ بھی ناجائز طریق پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو، ان حکمرانوں کو، ان بادشاہوں کو، ان مفاد پرستوں کو عقل دے کہ وہ دولتیں سمیٹنے کی بجائے دولت کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں۔ اس کا صحیح مصرف کرنے والے ہوں۔ اس سے جہاں یہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی ان کی ایک طاقت ہو گی۔ غیر مسلم طاقتیں ان کو اپنے پیچھے چلانے کی بجائے اور آنکھیں دکھانے کی بجائے ان کی بات ماننے والی ہوں گی۔ آجکل جو بڑا شور اٹھا ہوا ہے کہ امریکن صدر نے اپنا سفارتخانہ یروشلم میں منتقل کرنے کا کہا ہے اور اسے دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عملاً تو وہاں اسرائیل کے سارے دفاتر پہلے سے ہی موجود ہیں لیکن باہر کی دنیا نے اسے تسلیم نہیں کیا تھا۔ اب اس اعلان کے بعد باہر کی دنیا میں بڑا شور ہے۔ لیکن وہ شور تو ہے حکومتیں مخالفت بھی کر رہی ہیں لیکن یہ سب کچھ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ مسلمان ملکوں کی آپس کی جنگیں ہیں اور ملکوں کے اندر کی بے چینیاں جو ہیں اس نے غیروں کو بھی یہ موقع دیا ہے کہ یہ حالات پیدا کریں اور اس قسم کے اعلان کریں۔ امریکی صدر یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں امن کے حالات کبھی قائم نہ ہوں اور یہ اپنی من مانی کرتے رہیں۔ سعودی عرب اب یہ اعلان کر رہا ہے کہ امریکی صدر کا فیصلہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ چند دن پہلے ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ ایران کے خلاف اعلان پر امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ اس وقت ان کو روکنا چاہئے تھا کہ ہم ہر مسلمان ملک کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کسی بھی بڑی طاقت کے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اسی طرح یمن کے خلاف جو کارروائی کر رہے ہیں ان میں بھی بڑی طاقتوں سے مدد لے رہے ہیں۔ وہاں اپنی طاقت کے اظہار کے لئے، خطے میں اپنی بادشاہت کے رعب کے لئے اور امریکی مفادات سے فائدہ اٹھانے کے لئے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔ دنیا کے عارضی سامان کے لئے خدا تعالیٰ کے حکموں سے دور چلے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کا یہی نتیجہ نکلنا تھا جو نکل رہا ہے۔ پھر یہ لوگ سر پر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کی مثال جو صرف دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کی فکر میں رہتے ہیں اس خارش والے مریض کی دی ہے جس کو کھجلانے سے لذت ملتی ہے اور وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اپنے جسم کو کھجلا کر مجھے بڑی راحت محسوس ہو رہی ہے اور اس طرح وہ اپنا جسم زخمی کر لیتا ہے۔ کھجلانے سے اس کو عارضی طور پر آرام مل رہا ہوتا ہے جبکہ اس کی کھال ادھڑ رہی ہوتی ہے اور بعض اپنا بے انتہا خون نکال لیتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ155۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چیزیں جن کی انسان ضرورت سے زیادہ خواہش کرتا ہے یہ آخر میں بے چینیوں کے سامان پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری طاقت بڑھ رہی ہے یا ہمارے گروہ بڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ لوگ اپنا ہی خون نکال رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اِس کے سوا ہے۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۚ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید:21) کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس زندگی کی مثال اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔

پس ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اس کے حصول کے لئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے اور خارش کے مریض کی طرح بن کر اپنی زندگی اور عاقبت برباد نہ کرے۔ اس دنیاوی زندگی کے سامانوں اور اس کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مجلس میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

’’جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اُسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں‘‘ (یعنی دنیاوی خواہشات، کشمکش، اس کے لئے کوششیں۔) فرمایا ’’کشمکش والے کے سینے میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو‘‘۔ (ضرورت سے زیادہ جو کوششیں دنیا کے لئے ہیں اس سے نجات حاصل کرو۔) آپ فرماتے ہیں ’’کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا۔ راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا سَتر ہی ڈھانکا ہوا تھا‘‘۔ (تھوڑے سے کپڑے تھے۔ مشکلوں سے ننگ ڈھانپا ہوا تھا) ’’اس نے اس سے پوچھا‘‘ (اس سوار نے)

"کہ سائیں جی کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے۔ اُسے (سوار کو بڑا) تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہوگئیں"۔ آپ فرماتے ہیں کہ "حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کو چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملنا ہوتا ہے"۔ فرماتے ہیں کہ "نجات اور مُکتی یہی ہے کہ لذّت ہو۔ دکھ نہ ہو۔ دکھ والی زندگی تو نہ اِس جہان کی اچھی ہوتی ہے اور نہ اُس جہان کی"۔ آپ نے فرمایا کہ "..... یہ زندگی تو بہر حال ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ برف کے ٹکڑے کی طرح ہے خواہ اس کو کیسے ہی صندوقوں اور کپڑوں میں لپیٹ کر رکھو لیکن وہ پگھلتی ہی جاتی ہے"۔ (آپ نے برف کے ساتھ زندگی کی یہ مثال دی کہ اسی طرح کم ہوتی جاتی ہے۔) فرماتے ہیں کہ "اسی طرح پر خواہ زندگی کے قائم رکھنے کی کچھ بھی تدبیریں کی جاویں لیکن یہ سچی بات ہے کہ وہ ختم ہوتی جاتی ہے اور روز بروز کچھ نہ کچھ فرق آتا ہی جاتا ہے۔ دنیا میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ طبیب بھی ہیں مگر کسی نے عمر کا نسخہ نہیں لکھا"۔ (کوئی یہ نسخہ لکھ کے نہیں دے سکتا کہ ہمیشہ انسان زندہ رہے گا یا اتنی عمر ہوگی۔) آپ فرماتے ہیں: "جب لوگ بڈھے ہو جاتے ہیں پھر ان کو خوش کرنے کو بعض لوگ آ جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ابھی تمہاری عمر کیا ہے؟" (تھوڑی سی عمر ہے۔ ساٹھ ستّر برس کی عمر ہے۔ یہ بھی کوئی عمر ہوتی ہے۔ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب عارضی باتیں ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ "انسان عمر کا خواہشمند ہو کر نفس کے دھوکوں میں پھنسا رہتا ہے۔ دنیا میں عمریں دیکھتے ہیں کہ ساٹھ کے بعد تو قویٰ بالکل گداز ہونے لگتے ہیں۔ بڑا ہی خوش قسمت ہوتا ہے جو اسّی یا بیاسی تک عمر پائے اور قُویٰ بھی کسی حد تک اچھے رہیں ورنہ اکثر نیم سودائی سے ہو جاتے ہیں۔ اسے نہ تو پھر مشورہ میں داخل کرتے ہیں" (یعنی دوسرے لوگ اس سے مشورہ بھی نہیں لیتے) "اور نہ اس میں عقل اور دماغ کی کچھ روشنی باقی رہتی ہے۔ بعض وقت ایسی عمر کے بڈھوں پر عورتیں بھی ظلم کرتی ہیں کہ کبھی کبھی روٹی دینی بھی بھول جاتے ہیں"۔ (گھر والوں کا بھی بعض دفعہ بعض لوگوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔) آپ فرماتے ہیں کہ "مشکل یہ ہے کہ انسان جوانی میں مست رہتا ہے اور مرنا یاد نہیں رہتا" (اور اسی طرح جو با اختیار انسان ہوتا ہے وہ اس کو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ یہی حالت رہنی ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ "بُرے بُرے کام اختیار کرتا ہے اور آخر میں جب سمجھتا ہے تو پھر کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ غرض اس جوانی کی عمر کو غنیمت سمجھنا چاہئے"۔ آپ نے وہاں مجلس میں بیٹھے ہوئے ہندو دوست شرمپت کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ "جس قدر ارادے آپ نے اپنی عمر میں کئے ہیں ان میں سے بعض پورے ہوئے ہوں گے۔ مگر اب سوچ کر دیکھو کہ وہ ایک بلبلے کی طرح تھے جو فوراً معدوم ہو جاتے ہیں اور ہاتھ پلّے کچھ نہیں پڑتا۔ گزشتہ آرام سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس کے تصور سے دکھ بڑھتا ہے"۔ (جب انسان گزشتہ آرام سے گزر جاتا ہے اور پھر تکلیفوں میں آ جاتا ہے تو فرمایا کہ اس کو فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔ انسان اس کو سوچتا ہے تو اس سے پھر دکھ بڑھ جاتا ہے۔) فرمایا کہ "اس سے عقل مند کے لئے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان اِبنُ الوقت ہو"۔ (اس وقت کے مطابق چلے، پہچانے۔) "رہی زندگی انسان کی جو اس کے پاس موجود ہے۔ جو گزر گیا وہ وقت مر گیا۔ اس کے تصورات بے فائدہ ہیں۔ دیکھو جب ماں کی گود میں ہوتا ہے اس وقت کیا خوش ہوتا ہے۔ سب اٹھائے ہوئے پھرتے ہیں۔ وہ زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا بہشت ہے اور اب یاد کر کے دیکھو کہ وہ زمانہ کہاں ہے؟" (وہ بھی گزر گیا۔ دنیا کی ساری چیزیں عارضی ہیں۔ آسانیاں بھی عارضی ہیں۔ اس لئے کسی کو جب آسانیاں ملیں، اختیارات ملیں، حکومتیں ملیں تو ان چیزوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔) آپ نے فرمایا کہ "یہ زمانے پھر کہاں مل سکتے ہیں؟" آپ ایک واقعہ حکایت، روایت بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ "ایک بادشاہ چلا جاتا تھا۔ چند چھوٹے لڑکوں کو دیکھ کر رو پڑا کہ جب سے اس صحبت کو چھوڑا دکھ پایا ہے"۔ (رو اس لئے پڑا کہ چھوٹے بچے کھیل رہے ہیں اور ہر فکر سے آزاد ہیں۔ اس کو اپنا یہی بچپن یاد آ گیا کہ کیا وہ زمانہ تھا اور اب ایسا زمانہ ہے۔ تو بادشاہوں کو بھی باوجود آراموں کے سکون اور چین نہیں آتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ صرف یہ ہے کہ احساس ہونا چاہئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ "پیرانہ سالی کا زمانہ بُرا ہے۔ اس وقت عزیز بھی چاہتے ہیں کہ مر جاوے اور مرنے سے پہلے قویٰ مر جاتے ہیں۔" (بعضوں عزیزوں کے دل ایسے سخت ہوتے ہیں کہ وہ مریض کی حالت دیکھ کے یا بڑھاپا دیکھ کے کہتے ہیں کہ اس نے ہمارے پہ کیا بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں زندگی کے بارے میں ہی فرماتے ہیں کہ) "دانت گر جاتے ہیں۔ آنکھیں جاتی رہتی ہیں اور خواہ کچھ ہی ہو آخر پتھر کا پُتلا ہو جاتا ہے۔ شکل تک بگڑ جاتی ہے اور بعض ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ آخر خودکشی کر لیتے ہیں"۔ (اور یہ بھی ہم زمانے میں دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اسی طرح ہو رہا ہے۔ تو انسان کی تو کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن پھر بھی جب اس کو طاقت مل رہی ہوتی ہے تو جو جوانی ہوتی ہے، جب دولت حاصل کرنے کا وقت ہو رہا ہوتا ہے، طاقت ہوتی ہے اس وقت وہ بھول جاتا ہے کہ آئندہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ "بعض اوقات جن دکھوں سے بھاگنا چاہتا ہے یکدفعہ ان میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر اولاد ٹھیک نہ ہو تو اَور بھی دکھ اٹھاتا ہے۔ اس وقت سمجھتا ہے کہ غلطی کی اور عمر یوں ہی گزر گئی۔" (اس وقت یاد آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا ہی بہتر تھا اور اس کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے تھی بجائے اس کے کہ دنیا میں پڑ کے انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ پس بہت سے فرعون بھی گزرے۔ ہامان بھی گزرے بڑے بڑے طاقتور لوگ آئے جن کی زندگیوں پر اگر انسان غور کرے تو ان سے پتا چلتا ہے کہ ان کو ان کی دنیاوی جاہ وحشمت کوئی فائدہ نہیں دے سکی۔ آج کی جو حکومتیں ہیں وہ اختیارات کے لحاظ سے اِن سے زیادہ طاقتور حکومتیں تھیں لیکن سب ختم ہوگئیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ "عقل مند وہی ہے جو خدا کی طرف توجہ کرے۔ خدا کو ایک سمجھے اس کے ساتھ کوئی نہیں۔ ہم نے آزما کر دیکھا ہے نہ کوئی دیوی نہ دیوتا کوئی کام نہیں آتا۔ اگر یہ صرف خدا کی طرف نہیں جھکتا تو کوئی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اگر کوئی آفت آ جاوے تو کوئی نہیں پوچھتا۔ انسان پر ہزاروں بلائیں آتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ ایک پروردگار کے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہے جو ماں کے دل میں بھی محبت ڈالتا ہے۔ اگر اس کے دل کو ایسا پیدا نہ کرتا تو وہ بھی پرورش نہ کر سکتی۔ اس لئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو"۔ یہ آپ نے اس ہندو کو نصیحت کی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 422 تا 425۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دیوی دیوتا ظاہری شکل میں بھی بعض مذہب میں لوگ بناتے ہیں اور یہ جو دنیاوی چیزیں ہیں، مال ہے، اولاد ہے، طاقت ہے، حکومت ہے۔ یہ بھی انسان اللہ تعالیٰ کے شریک بنا کر کھڑے کر لیتا ہے۔ اور پھر دوستیاں ہیں یا جیسا میں نے مثال دی کہ بعض ملک بڑے ملکوں کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں۔ ان کو خدا بنا لیتے ہیں تو یہ سب چیزیں ختم ہونے والی ہیں۔ اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جہنم ایسوں کا ٹھکانہ بن جاتی ہے۔ پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور خدا کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دنیا کے زیب، دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔ جس حالت میں عقل مند انسان کسی کے دھوکہ میں نہیں آ سکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکہ میں آ سکتا ہے۔ مگر ایسے افعالِ بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و ہمّ میں پھنسے ہوئے ہیں"۔ (صرف دنیا کا غم رہ گیا ہے) "اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہمّ و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے۔"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 483۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2009ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک مومن کا کام ہے کہ دنیا کی فکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی آخرت کو سنوارنے اور خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی فکر کرے۔ اس میں قناعت پیدا ہو۔ دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں سمجھتے ہوئے استعمال تو کرے، انہیں معبود نہ بنائے یا انہی کے پیچھے دوڑتا نہ پھرے۔ معبود وہی ہے جو ہمارا حقیقی معبود ہے۔ محبت سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ایک مومن کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہی انسان میں پھر تقویٰ بھی پیدا کرتی ہے اور قناعت بھی پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے محبت کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیّوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔" (اللہ تعالیٰ کو اس بات کی بڑی غیرت ہے کہ ذاتی محبت میں کوئی شرکت نہیں ہونی چاہئے۔) فرمایا کہ "ایمان جو ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔ اللہ جلّ شانہٗ مومن کی یہ علامت فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ یعنی جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے۔ محبت ایک خاص حق اللہ جلّ شانہٗ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں اور تمام قبولیتیں جو اُن کو حاصل ہوتی ہیں کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزے سے ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔" اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے سے ملتی ہیں۔ "جو اُسی کے ہو جاتے ہیں۔ اُسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں"۔ فرمایا کہ "مَیں خوب اس درد کی حقیقت کو پہنچتا ہوں جو ایسے شخص کو ہوتا ہے کہ یکدفعہ وہ ایسے شخص سے جدا کیا جاتا ہے جس کو وہ اپنے قالب کی گویا جان جانتا تھا۔ لیکن مجھے غیرت اس بات میں ہے کہ ہمارے حقیقی پیارے کے مقابل پر کوئی اَور نہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا جس سے الٰہی محبت

باہر ہوخواہ وہ بیٹا ہو یا دوست، کوئی ہو، ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے جس سے اگر نعمت اور رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلبِ ایمان کا خطرہ ہے‘‘۔

(الحکم 10 اگست 1901ء صفحہ 9 نمبر 29 جلد 5۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ زیر آیت 166)

یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اس کی نعمت ہے کہ وہ ایسے مواقع پیدا کر دیتی ہے۔ نہیں تو پھر ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ دنیا کے سامانوں کی محبت شہوت بن کر اس کے سامنے آ جائیں گی۔ اس کے لئے تقویٰ میں ترقی کرنا اور قناعت پیدا کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ’’متقی بنو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے‘‘۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ دل میں پیدا ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور عبادت کا حق بھی انسان ادا کر سکتا ہے۔ ایک حقیقی عابد کا کام یہ ہے کہ اس میں قناعت بھی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قناعت پیدا کرو گے تو شکر گزار بھی بنو گے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ حدیث 4217)۔ اور سب سے بڑھ کر ایک مومن خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ جو لوگ منہ سے تو بیشک یہ کہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے ہیں لیکن دنیاوی سامانوں اور دنیاوی جاہ و حشمت کے پیچھے دوڑنے والے حقیقت میں حُبُّ الشَّھَوَات میں مبتلا ہیں وہ کبھی حقیقی شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ ایسے دنیا داروں کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آ جائے۔ فرمایا کہ اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ قبر میں جائے گا تبھی اس کی لالچ ختم ہو گی۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الرقاق باب ما یتقی من فتنۃ المال حدیث 6438)۔ پس زندگی میں وقت ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اگر کوئی غلطیاں ہوں بھی تو توبہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مومن کے قناعت کا معیار بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے۔ اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

(سنن الترمذی ابواب الزھد باب فی الوصف من حیزت لہ الدنیا حدیث 2346)۔

پس ایک مومن کے لئے یہ قناعت کا معیار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں یہ قناعت پیدا کرے۔ تقویٰ پیدا کرے۔ دنیاوی چیزوں کی محبت کے بجائے خدا تعالیٰ سے محبت کا حصول ہمارا مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رِضوان ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد میں اس دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے پہلے مختصر ذکر کیا ہے کہ مسلمان ممالک کے لیڈر جو دنیاوی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جنہوں نے عملاً خدا تعالیٰ کے بجائے بڑی طاقتوں کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ان سے دوستی ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت بن سکتی ہے حالانکہ امریکہ کے بارے میں ہی لے لیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ جرمنی کے اخبار میں ایک تجزیہ نگار نے گزشتہ دنوں مضمون لکھا۔ اس نے لکھا ہے کہ اَور بہت ساری باتوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ دنیا جو واشنگٹن کو اپنا ماڈل سمجھتی تھی، سمجھتی ہے یا اس کی طرف رخ کیا ہوا ہے یا اپنے لئے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے ایک ایسا ماڈل ہے جس کے پیچھے ہمیں چلنا چاہئے۔ شاید اب اس کی وہ حیثیت نہیں رہی۔ لکھتا ہے کیونکہ اس کی جگہ اب بیجنگ جو چین کا دارالحکومت ہے وہ ماڈل بن رہا ہے۔ امریکہ اپنی ساکھ کھو چکا ہے اور اپنا مقام کھو چکا ہے۔ پس دنیاوی سہارے تو عارضی سہارے ہیں آج آئے کل چلے گئے۔ مسلمانوں کو اب اس سے سمجھنا چاہئے۔ یہ جو یروشلم میں سفارت خانہ منتقل کرنے کا اعلان ہوا ہے وہ بھی اسی لئے امریکہ نے کیا ہے کہ اس طرح شاید اسرائیل کے ساتھ تعلق بہتر ہو جائیں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں اور اس کی ساکھ قائم ہو سکے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے زوال آتا ہے تو پھر دنیاوی دوستیاں اور معاہدے کام نہیں آیا کرتے۔ لگتا ہے کہ اب ان بڑی طاقتوں پہ بھی خاص طور پہ امریکہ پہ بھی یہ کام شروع ہو چکا ہے اور نتیجہ کب نکلتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ان حالات میں اب مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوششیں مزید تیز تر ہوں گی۔ اس لئے مسلمان دنیا کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے۔ اب یہ متحد ہو جائیں اور ملکوں ملکوں کے درمیان جو جنگوں کا امکان ہے اور مسلمان ملکوں کے اندر جو آپس میں لڑائیاں ہو رہی ہیں اور ہزاروں بلکہ بعض اعداد و شمار کے مطابق لاکھوں جانیں ضائع ہو گئی ہیں یہ بھی دُور ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ ایک قوم بن کر رہنے والے ہوں۔ آپس کی لڑائیوں کو ختم کریں تاکہ اسلام کے دشمن اپنا مفاد حاصل نہ کر سکیں اور سب سے بڑھ کر ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو پہچانیں جس کے ساتھ جڑ کر یہ آپس میں بھی اور دنیا میں بھی امن قائم کرنے والے بن سکتے ہیں۔

بقیہ: خطبہ عیدالاضحی از صفحہ نمبر 4

تقویٰ و طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘ فرمایا ’’عام طور پر تکبّر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبّر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اَور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ اُن کو اصلاحِ نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اَور ہی قسم کے ہیں جیسے ذکرِ اَرّہ وغیرہ جن کا چشمۂ نبوت سے پتا نہیں چلتا۔‘‘ آجکل کے مختلف لوگوں نے مختلف قسم کے ذکر بنا دیئے ہیں۔ اپنے آپ کو علماء بھی سمجھتے ہیں، صوفی سمجھتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ایسی ایسی بدعتیں پیدا کر دی ہیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ثابت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نورِ معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہدِ نبوت پھر آ جاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اِس کو اُس نے اِس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔‘‘

پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کے افراد کی کہ وہ تقویٰ پیدا کریں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے امید رکھ رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:

’’پس (تم پہ) فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 276 تا 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا۔ ’’اے وَے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صِدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15) حدیث بھی ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ... الخ حدیث 1) اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ اگر نیک نیت سے یہ کام ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے۔ اگر بدنیت ہے تو اس کی سزا ہے۔ فرمایا کہ ’’ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔‘‘ رستے میں مشکلات بھی آتی ہیں۔ ’’سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔‘‘ خدا کو نہ چھوڑو۔ اس کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو۔ آپ فرماتے ہیں ’’دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آ جاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو بھی عزت دیتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو گے تو اللہ تعالیٰ عزت بھی دے گا۔ تمہارے پاس بھی آئے گا تمہاری دعائیں بھی قبول کرے گا۔ یہ آپ ہمیں فرما رہے ہیں۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے والے بھی بنیں اور آسمان سے پختہ تعلق جوڑنے والے بھی بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک الہام کے بارے میں بڑے درد کے ساتھ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے اور تقویٰ کے معیار بلند کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’کل (یعنی 22؍ جون 1899ء) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔‘‘ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ مَیں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 303۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس اس طرف بہت توجہ دینے کی ہمیں ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو سمجھتے ہوئے حقیقی تقویٰ دلوں میں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری عبادتیں، ہماری قربانیاں خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں اسیرانِ راہ مولیٰ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ اسیری سے گزر رہے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی وجہ سے ان کو ان قربانیوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے بھی جلد انتظام فرمائے۔ جو جماعت کی وجہ سے مقدمات میں گرفتار ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان مقدمات سے بری فرمائے۔ پاکستان اور الجزائر اور دنیا کے ہر اس ملک کے رہنے والے احمدیوں کے لئے دعا کریں جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ جماعت کی عمومی ترقی اور تقویٰ کے معیار بلند ہونے کے لئے بہت دعا کریں۔ مسلم اُمّہ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے اور تقویٰ کے حقیقی معنوں اور حج اور قربانی کے حقیقی مضمون کو سمجھتے ہوئے یہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہو گی۔

خطبہ ثانیہ اور دعا کے بعد فرمایا: سب کو عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

★...★...★

امریکن اور کورین منّادوں کے ساتھ مباحثہ

(ڈاکٹر عبدالرحمان بھٹہ۔ جرمنی)

سٹٹ گارٹ کی نواحی بستی وائب لِنگن (Weiblingen) میں جماعت کے اچھے مخلص دوست رہتے تھے۔ یہوواوٹنس (Yahowa Witness) وہاں ان کے پاس اکثر آتے اور اُن سے بحث کرتے تھے۔ جرمن زبان اچھی طرح نہ جاننے کے سبب سے ہمارے دوست کچھ مشکل محسوس کرتے۔ ویسے بھی اس فرقہ کے لوگ کٹّر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ ہمارے دوستوں نے اُن سے کہہ دیا کہ تم کوئی انگریزی بولنے والا اپنا آدمی لاؤ۔ ہم بھی کسی انگریزی بولنے والے کو بلا لیتے ہیں۔ اس طرح ذرا کُھل کر اختلافی مسائل پر بات کرلیں گے۔ چنانچہ وہ راضی ہوگئے اور تاریخ اور وقت مقرر ہوگیا۔ ہمارے دوستوں نے مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب سے اس مناظرے کا ذکر کیا اور کہا کہ کسی انگریزی بولنے والے احمدی کا بندوبست کریں جو اُن سے بات کرسکے۔

یہ پس منظر ہے اس پیغام کا جو مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی طرف سے مجھے ملا۔ پیغام میں مجھے کہا گیا تھا کہ میں وقتِ مقررہ پر وائب لِنگن پہنچ کر عیسائیت کے نمائندوں سے بات کروں۔........

اُس اتوار کو بعد دوپہر میں نے گاڑی نکالی اور روانہ ہوگیا۔ بیگ میں ایک بائبل اور چند پمفلٹس تھے۔ وائب لِنگن کا ایڈریس دکھا کر لوگوں سے راہ پوچھتا ہوا مَیں عین وقت پر ہی وہاں پہنچ سکا۔ دوست بے چینی سے منتظر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ آئے بیٹھے ہیں، ایک امریکن ہے اور دوسرا کوریّن۔ میں نے وضو کیا، دعا کی اور اندر چلا گیا۔

اندر بڑی سی میز پر وہ دونوں موٹی موٹی کتابیں کھولے بیٹھے تھے۔ ایسے مصروف تھے جیسے کسی امتحان کی تیاری کر رہے ہوں۔ ایک دوسرے کو کچھ بتا سمجھا بھی رہے تھے دبی زبان میں۔ انہوں نے میری طرف نہیں دیکھا۔ میں نے آرام سے بیٹھ کر اُن کو سلام کرکے اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر ہلکی پھلکی تعارفی سی باتیں شروع کردیں۔ آہستہ آہستہ میں نے اُن کے عقائد کے بارے میں پوچھنا شروع کردیا۔ وہ بتاتے رہے اور پھر گفتگو کا انداز یہ ہوگیا کہ میں سوال کرتا اور وہ جواب دیتے۔ میں اعتراض کرتا اور وہ وضاحت کرتے۔

ایسے مباحثوں میں اگر حوالے تلاش کرنے پڑیں تو بڑی بدمزگی ہوتی ہے۔ وقت ضائع ہوتا ہے، گفتگو کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے اور استدلال کمزور پڑ جاتا ہے اور مجھے اسی بات کی سب سے بڑی گھبراہٹ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس کمزوری کا علاج عجب انداز سے کیا۔ میں ان کے جواب کے توڑ میں بائبل کے حوالے کا ذرا ذکر کرتا تو کوریّن فوراً حوالہ نکال کر پڑھ دیتا۔ میں اُن کی وضاحت کو ردّ کرنے کے لیے بائبل کے حوالے کا اشارہ ہی کرتا تو وہ کوریّن اصل حوالہ پیش کر دیتا۔ پتہ نہیں یہ اس کوریّن کی سادگی تھی یا دیانتداری، بہرحال بائبل کا وہ بہت ماہر تھا۔ گفتگو کے دوران یوں لگتا تھا جیسے وہ اُس امریکن کا مددگار کم اور میرا معاون زیادہ ہو۔

اڑھائی گھنٹے کی بحث کے دوران مجھے اپنے بیگ کو کھولنے کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ میں میز پر ہاتھ رکھے اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عقلی اور نقلی دلائل سے اُن کے عقائد کی خامیاں بیان کرتا رہا اور اُن کی وضاحتوں کو توڑتا رہا۔ اور وہ گھبرا گھبرا کر نئی وضاحتوں کی تلاش میں بائبل کی ریفرنس بُک اور کمنٹری کے ورق اُلٹ پلٹ کرتے رہے۔

مسیح کا ابن اللہ ہونا

وہ اپنے بیان میں مسیح کو ''خدا کا بیٹا'' کہتے۔ میں نے شروع میں ہی اس بات کو پکڑ لیا اور کہا کہ یہ تو بائبل کی ایک اصطلاح ہے جو خدا کے نبیوں، ولیوں کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ بائبل میں یہ الفاظ دوسرے انبیاء کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً اسرائیل اور سلیمان کے لیے۔ حوالے کوریّن نے نکال دیئے۔ امریکن نے وضاحت کی کہ وہاں یہ الفاظ اور مفہوم رکھتے ہیں اور مسیح کے لیے اور رنگ رکھتے ہیں۔ میں نے کہا: مسیح کو علم تھا کہ یہ الفاظ پہلے عمومی رنگ میں استعمال ہو چکے ہیں اور یہ کہ وہ خصوصی طور پر خدا کا بیٹا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ یہ وضاحت کرتا کہ وہ خصوصی طور پر خدا کا بیٹا ہے۔ لیکن نہ صرف اس نے کوئی وضاحت نہیں کی بلکہ اس کے برعکس اپنے آپ کو ''ابن آدم'' کہہ کر لوگوں کو دھوکا دیا؟ میں نے پوچھا کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو ابنِ آدم کیوں کہتا تھا؟ کیا وہ جھوٹ بولتا تھا؟ اب میں کس کی بات مانوں؟ مسیح کی یا آپ لوگوں کی؟

جب کوئی جواب نہ ملا تو میں نے پوچھا: ''وہ خدا کا جسمانی بیٹا تھا یا روحانی''۔

امریکن نے کچھ سوچ کر جواب دیا ''روحانی''۔

میں نے فوراً اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ پھر تو کوئی پرابلم نہیں۔ ہم بھی روحانی بیٹے بن سکتے ہیں اور خدا ہمارا بھی باپ بن سکتا ہے۔ طریقہ حضرت مسیح نے ہی بتایا ہے۔ متی کی انجیل میں ہے کہ ''تم اگر لوگوں کے گناہ معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ تم کو معاف کرے گا۔''

پورا حوالہ کوریّن نے پڑھ دیا۔ اس سے پہلے لکھا ہے کہ ''تم دعا کیا کرو۔ اے ہمارے باپ تو جو آسمان میں ہے، تیرا نام پاک مانا جائے۔'' (متی باب 9:6,14)

میں نے پوچھا مسیح خدا کو اپنا باپ بھی کہتا ہے اور دوسروں کا باپ بھی کہتا ہے۔ کہاں گئی وہ خصوصیت جو مسیح کو خاص ابن اللہ بناتی ہے، وہ خاموش رہے۔

گناہوں کی معافی اور کفّارہ

پھر میں نے کہا کہ یہی آیت کفّارہ کا مسئلہ بھی حل کردیتی ہے۔ مسیح کہتا ہے کہ اگر تم لوگوں کے گناہ معاف کروگے تو خدا تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ مسیح نے کسی کفّارہ یا اپنی قربانی کا ذکر نہیں کیا گناہوں کی معافی کے لیے۔ اس پر اچھی بحث شروع ہوگئی۔ انہوں نے اپنا مروّجہ عقیدہ بیان کیا کہ خدا نے بھیجا ہی بیٹے کو اس لیے تھا کہ وہ انسان کے گناہوں کے کفّارہ کے طور پر قربانی دے اور اس نے صلیب پر مَر کر قربانی دی۔

میں نے اُن سے بڑے دوستانہ انداز سے کہا کہ جو آپ نے بیان کیا ہے وہ تصویر کا ایک رُخ ہے۔ آئیے اب دوسرا رُخ بھی دیکھتے ہیں۔ آج سے دوہزار سال پہلے ایک واردات ہوئی تھی۔ اس کے حقائق جاننے کے لیے ہمیں جذبات سے ہٹ کر واقعات پر غور کرنا چاہیے۔

پھر میں نے واقعہ صلیب سے پہلے اور بعد کے واقعات ترتیب وار بیان کرنے شروع کیے۔ اب حوالوں کی ضرورت نہ تھی۔ وہ میرے بیان کی سر ہلا کر تصدیق کرتے رہے۔ آخر میں مَیں نے کہا کہ یہود نے حضرت مسیح کو قتل کرنے کی سازش اور کوشش کی لیکن خدا نے ایسے لوگ پیدا کردیئے جنہوں نے اُن کی کوشش کو بڑی حکمت سے ناکام بنا دیا۔ خود یہود کو بھی شک ہی تھا اُن کی موت میں۔ اسی لیے وہ پیلاطوس کے پاس گئے تھے کہ پہرہ بٹھا دے اس کی قبر پر۔ عوام میں یہی مشہور تھا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں لیکن حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو اس ''اُوپر والے کمرے'' میں مل کر اور ہاتھ دکھا کر یقین دِلایا تھا کہ میں زندہ ہوں۔

اب امریکن نے کہا کہ بائبل کہتی ہے کہ وہ مر گئے تھے۔ میں نے فوراً کہا کہ بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ وہ تیسرے روز زندہ ہوگئے تھے۔ کیا اُن کا تیسرے روز زندہ ہوجانا ہی اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ بظاہر مردہ نظر آتے تھے لیکن حقیقتاً مرے نہ تھے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حادثات میں کئی لوگ مردہ کے طور پر ہی ہسپتال میں لائے جاتے ہیں اور پھر دنوں بلکہ مہینوں کے بعد وہ ''جی اُٹھتے'' ہیں۔ ایسے مُردوں کا زندہ ہونا تو آج کل عام بات ہے۔

پھر میں نے قدرے جوش سے کہا: ''آپ امریکہ سے آئے ہیں جو دنیا کا سب سے بڑا ترقی یافتہ ملک ہے۔ ہم اب جرمنی میں بیٹھے ہیں جو یورپ کا ترقی یافتہ ملک ہے۔ اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ میں ایک تیسری دنیا کے پسماندہ ملک سے آکر اتنی سادہ سی بات بتا رہا ہوں۔''

کچھ دیر خاموشی رہی، پھر کوریّن نے کہا کہ بائبل کہتی ہے کہ وہ گناہوں کی معافی کے لیے قربان ہونے کے لیے آئے تھے۔ میں نے نرمی سے سمجھایا دیکھیں قربانی وہ ہوتی ہے جو خوشی اور اپنی مرضی سے دی جائے۔ نہ کہ وہ جو روتے پیٹتے مجبوراً دی جائے۔ متی میں ہے کہ صلیب سے پہلے رات کو حضرت مسیح نے رو رو کر باپ سے دعا کی تھی کہ یہ پیالہ ٹل جائے۔ اگر وہ آئے ہی جان دینے کے لیے تھے تو پھر یہ دعا کیوں اور کیسے؟

اس پر امریکن بول اُٹھا کہ ''آگے یہ بھی ہے کہ مسیح نے کہا تھا کہ ''جیسے تیری مرضی ویسا ہی ہو''۔

میں نے وضاحت کی: ''بات باپ کی مرضی کی نہیں، بیٹے کی مرضی کی ہے۔ بیٹے نے تو رو رو کر اپنی مرضی بتا دی کہ وہ جان دینے کے لیے تیار نہیں اور بار بار باپ سے درخواست کی کہ یہ گھڑی ٹال دے۔ باقی اگر باپ نے اپنی مرضی ٹھونسنا چاہی تو بیٹا کیا کرسکتا تھا۔ پھر تو مجبوری تھی۔ آخری دم تک بیٹا راضی نہ تھا اسی لیے تو اس نے صلیب پر باپ کو پکار کر کہا ''**ایلی ایلی لما سبقتنی**''۔

پھر میں نے کہا: ''بیٹے کا موت سے اس قدر ڈرنا سمجھ سے باہر ہے۔ ہزاروں لوگ دنیا میں اپنی دنیاوی اغراض کے لیے جان قربان کر دیتے ہیں۔ فوجیوں کو دیکھو، ملک کے لیے کیسے اپنی جانیں نچھاور کرتے ہیں لیکن یہ ''خدا کا بیٹا'' اس قدر کمزور اور ڈرپوک نکلا کہ موت سے ڈر کر روتا رہا۔ حالانکہ باپ نے بتایا ہوگا کہ ''بیٹا تم اصلی موت نہیں مروگے۔ صرف تین دن کے لیے تم نے وہاں مرنے کا ڈرامہ کرنا ہے۔ جونہی پردے گریں گے، اندھیرا چھائے گا اور تماشائی رخصت ہوں گے تو تم اُٹھ کر میرے پاس آجاؤ گے۔ لیکن اس عارضی موت کے لیے بھی بیٹا تیار نہ تھا اور خوف زدہ ہوکر روتا رہا۔''

میری یہ بات امریکن کو بہت چُبھی اور وہ پکار اُٹھا: ''نہیں نہیں وہ موت سے ڈر کر نہیں روتا تھا۔ وہ تو انسانوں کے گناہوں کو یاد کرکے رو رہا تھا۔''

میں نے کہا ''نہیں وہ موت سے ڈر رہا تھا۔''

اُس نے انکار کیا۔ میں نے پھر کہا۔ اس نے پھر انکار کیا۔ جب اس نے تیسری بار کہا کہ ''نہیں، ہرگز وہ موت سے نہیں ڈر کر روتا تھا۔''

پھر میں نے کوریّن سے کہا کہ وہ عبرانیوں میں پانچویں یا چھٹے باب میں کہیں مسیح کے رونے اور دعا کرنے کا ذکر ہے وہ نکال کر ذرا پڑھ کر سنائے۔ اُس نے حوالہ نکالا اور پڑھا:

''اس نے اپنی بشریّت کے دِنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اُس کی سنی گئی۔'' (عبرانیوں باب 5:7)

میں نے کوریّن سے دوبارہ پڑھنے کو کہا۔ جب وہ اِن الفاظ پر پہنچا ''جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا'' تو میں نے اس کو روک دیا اور خود یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے: ''جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔''، ''جو اس کو موت سے ......جو اس کو موت سے......''

میرا اُن الفاظ کا دُہرانا آخری تنکا ثابت ہوا۔ ٹھپ سے کتابیں بند ہوگئیں اور امریکن نے آگے جھک کر مجھے دیکھا اور پوچھا: ''یہ بتاؤ تم ہو کون لوگ؟''

میں نے گردن جھکا کر سکون کا سانس لیا اور پھر کرسی سے ٹیک لگائی اور چند لمحات خاموش رہا۔ پھر میں نے کہا: ''مسیح دوبارہ آچکا ہے۔ اور اُسی نے ہمیں یہ سب کچھ سکھایا ہے۔ یہ ویسا ہی دَور ہے جیسا پال پیٹر، لوقا، مرقس کا دَور تھا۔ ہم اسی کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ امریکہ میں بھی ہمارے مشن ہیں۔''

میں نے اس سے پوچھا کیا آپ نے جماعت احمدیہ کا نام نہیں سنا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا تو میں نے جماعت کے دوستوں سے جو وہاں موجود تھے، کہا کہ ان کو جماعت کا لٹریچر دیں۔ بعد میں ہم نے بے تکلّفی سے باتیں کرتے ہوئے کھانا کھایا۔

زندگی کے سب سے مشکل مناظرے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے سب سے آسان اور کامران بنا دیا تھا۔

فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ وما توفیقی الّا باللہ العلیّ العظیم

(ماخوذ از کتاب ''شکرانِ نعمت۔ کچھ یادیں کچھ باتیں'' صفحہ 213 تا 217)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ربوہ میں جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے معمارِ اوّل
حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم

(امتیاز احمد راجیکی۔امریکہ)

بہت بچپن کی بات ہے، کبھی کبھار مسجد مبارک ربوہ میں نماز کا موقع ملتا تو اس کے شمالی کونے میں نوافل میں مشغول ایک انتہائی خوبصورت چہرے پر نظر ٹِک سی جاتی۔ یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ وہ چہرہ اتنا حسین تھا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کا انہماک اور استغراق اتنا پُرکشش تھا کہ نگاہیں پلٹ نہ پاتیں۔ ٹکٹکی باندھے چھپ کر چپکے چپکے اسے دیکھتا رہتا جیسے ہمیشہ کے لیے دل کی نگاہوں میں بسا لینے کا ارادہ ہو۔ لیکن اگر کہیں اتفاقاً نظر سے نظر مل جاتی تو کنّی کترا کر اس طرح بھاگنے کی کوشش کرتا گویا کوئی ملزم کٹہرے میں کھڑا کیا جانے والا ہو۔ جواباً شاید ایک ہلکی سی مسکراہٹ ہی کا سامنا ہوتا جو یہ کہہ رہی ہو کہ کب تک بھاگتے رہوگے آخر ہو تو ہمارے ہی۔

اس حسین وجود سے شاید زندگی میں میرا اس سے زیادہ آمنا سامنا نہیں ہوا مگر پھر بھی وہ اس طرح میری رگ رگ میں سما گیا۔ میرا محسن، میرا مربی و رہنما بن گیا۔ گویا عملی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ اس کے اَن کہے، اَن سنے، اَن دیکھے احسانوں کا مرہونِ منت بن گیا۔

یہ وجود کیا تھا! ایک گہری گھٹا کی طرح آیا، جھکڑوں کی سی تیزی اور بجلی کی کڑک اور کوند لیے موسلا دھار ابرِ رحمت کی طرح برسا، ان گنت پیاسوں کو سیراب کیا، خشک سالیوں کا علاج کیا اور فوراً ہی چھٹ گیا۔ مطلع صاف کر کے خود بھی یکلخت غروب ہو گیا۔

آج جب جلسہ سالانہ میں اپنی ڈیوٹیوں کی کم و بیش نصف صدی اور امریکہ میں لنگر مسیحِ موعود علیہ السلام کی ربع صدی سے زائد تاریخ کو دیکھتا ہوں تو اس کے تار و پود کے پیچھے وہی حسین چہرہ دکھائی دیتا ہے جس نے جانے انجانے میں ہمارے کردار کی بنیادیں رکھیں، انہیں اپنے خونِ جگر سے سینچا اور صدیوں کے مشن کو چند سالوں میں سمیٹ کر ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔

اس وجود کے علم کی وسعت، کردار کی عظمت، انتظام و انصرام کی صلاحیت، اور تفقہ و زہد کی رنگت اتنی ہمہ گیر تھی کہ اس کی سیرت و سوانح لکھنے والے پریشان اور بے بس ہو جاتے ہیں کہ تھوڑی سی مدت میں وہ جتنے کام کر گیا انہیں سمیٹیں کیسے؟ اتنی چھوٹی سی عمر میں وہ جس اعلیٰ مقام کو پا گیا اس کا ادراک کیسے کریں؟

اس وجود کو خدا تعالیٰ نے جس نسبی اور موروثی عظمتوں سے نوازا اور اسے امام الزماں مسیحِ دوراں علیہ السلام کے خاندان سے پیوند کر کے چار چاند لگائے وہ سانحی، وارداتی یا حادثاتی وقوعہ نہ تھا اور نہ کسی اکتسابی جدوجہد کا نتیجہ۔ وہ تو خدائے عزّ و جلّ کی ایک ماورائی تقدیر اور عنایت تھی جو نصیب والوں ہی کو ملتی ہے۔ آقا علیہ السلام کے خسر حضرت سیّد میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ کے پوتے، حضرت سیّد میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دامادی کے شرف کا تاج پہنے ہوئے یہ وجود ایسا ہی تھا جیسے ایک تیز رفتار برّاق کا سوار آناً فاناً سلوک و طریقت کی منزلیں طے کرتا ہوا اُفق میں پنہاں ہو گیا۔ اس کی پرچھائیوں کا کھوج لگانے والے بس راہ ہی تکتے رہ گئے۔

حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی مختصر سی زندگی میں اتنے باب رقم ہو گئے، اتنے قرینے سمٹ گئے، اتنے قصے پنہاں ہو گئے کہ کسی ایک پہلو کا احاطہ کرنا بھی آسان کام دکھائی نہیں دیتا۔ جامعہ احمدیہ کا انتظام و انصرام ہو، حدیث و فقہ کی تدوین ہو۔ دار المصنفین و دار الافتاء کی ذمہ داریاں ہوں۔ خدام الاحمدیہ کی صدارت کے بوجھ ہوں یا خدمتِ درویشاں کے درد گویا آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ پہاڑوں جیسا بوجھ اٹھائے ہوئے کٹھن مسافتوں کے سفر پر گامزن تھا اور شاید قدرت کو یہی منظور تھا کہ یہ تیز گام شہسوار جلد از جلد اپنی منزل کو پہنچ جائے۔ اپنی اجلِ مسمّٰی کو پا لے۔

میری زندگی حضرت میر صاحب کے احسانوں سے دو طرح فیض یاب ہوئی۔ ایک اجتماعی اور دوسرا ذاتی رنگ میں۔ اجتماعی فیض تو اتنا وسیع و عمیق ہے کہ اس کی وسعتوں اور گہرائیوں کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے ہمارے پاس کوئی میزان ہی دکھائی نہیں دیتا۔

قادیان سے آنے کے بعد ربوہ دار الہجرت میں سارا نظم و نسق نئے سرے سے مستحکم کرنے کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظرِ کرم جن نوخیز اور نوآموز نوجوانوں پر پڑی حضرت میر داؤد احمد صاحب ان میں سے ایک تھے۔ اپنی بے پناہ علمی اور عملی قابلیتوں اور انتظامی صلاحیتوں کی بنا پر آپ بہت جلد خلیفۂ وقت کی آنکھوں کا تارہ بن گئے۔ اور بہت سی ذمہ داریوں کے کوہِ گراں آپ کے کندھوں کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئے جن میں جلسہ سالانہ اور اس کی ڈیوٹیوں کو نئے سرے سے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ایک اہم ذمہ داری تھی۔

اِس وقت تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے عظیم ادارے کے جو کام آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ان خاص فضلوں اور انعاموں کا نتیجہ ہیں جو اس نے حضرت میر صاحب اور آپ کے ساتھیوں کی عاجزانہ کاوشوں کو قبول کر کے عطا فرمایا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ اور حضرت چوہدری حمید اللہ صاحب جیسے نائبین سے سرفراز فرمایا۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد حضرت چوہدری حمید اللہ صاحب آپ کی عظیم جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی عمر و صحت اور مرتبت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ غیر معمولی انوکھا اور منفرد اعزاز صرف جماعت احمدیہ ہی کا طُرّۂ امتیاز ہے کہ ایک شخص ایک جگہ افسر ہوتا ہے تو دوسری جگہ ماتحت۔ اور دونوں کام وہ اسی خوش اسلوبی سے ادا کر رہا ہوتا ہے۔ کوئی دکھاوا، تکبر، احساسِ برتری یا احساسِ کمتری اس کی ذمہ داریوں کی راہ میں حائل نہیں ہوتے۔ مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، اپنی اَنا یا خودی کی تسکین نہیں۔

مجھے یاد ہے جب حضرت چوہدری حمید اللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر تھے تو حضرت صوفی بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم وہاں کے پرنسپل ہوا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے صوفی صاحب چوہدری صاحب سے بالا افسر تھے۔ مگر انہی دنوں جلسہ سالانہ کے ایام میں چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ کے فرائض انجام دیتے اور صوفی صاحب نائب افسر کے طور پر ان کے ماتحت ہوا کرتے تھے۔ یہ خوبی و حسن صرف جماعت احمدیہ ہی میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز اور فضیلت ہے جو صرف جماعت ہی سے وابستہ ہے۔ اور کسی بھی جگہ اس کا پایا جانا امرِ محال ہے۔ اس اطاعت اور نظام کی بنیادیں خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے جس مضبوطی سے قائم کیں آج ہم دنیا بھر میں ان پر شاندار عمارتیں کھڑی دیکھتے اور اللہ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

سن 1983ء کے بعد ملکی قوانین اور دباؤ کے تحت ربوہ کو مرکزی جلسہ سالانہ سے محروم کر دیا گیا مگر دنیا بھر میں ہر ملک میں اپنے اپنے جلسے منعقد ہونا شروع ہو گئے جن میں وہی روح اور وہی نظام پایا جاتا ہے جو جلسہ ربوہ کو مرکزیت کی وجہ سے حاصل تھا۔ ہر جگہ ربوہ کے اسی ماحول اور اسی تربیت کے تتبع میں ہم دیکھتے ہیں کہ بچے بڑے، مرد عورتیں ہر ایک اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اور اس رضا کارانہ خدمت کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتا ہے۔ اس کا مظاہرہ لنگر میں تپتی دیگوں کے دامن میں ہو یا باہر جھلستی ہوئی دھوپ یا موسلا دھار بارش اور کیچڑ میں ٹریفک کنٹرول کرنے میں۔ ہر کوئی ایک لڑی میں پرویا ہوا، نظم و ضبط کے سانچے میں ڈھلا ہوا شہد کی مکھیوں کی طرح اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مگن دکھائی دیتا ہے۔ کوئی کھینچا تانی نہیں، کوئی رسّہ کشی نہیں، کوئی نافرمانی نہیں۔ ایک آواز پر لبیک کہتے، ایک ہاتھ پر اٹھتے، ایک ہاتھ پر بیٹھتے ہوئے اطاعت کے وہ نمونے پیش ہو رہے ہوتے ہیں کہ قرونِ اولیٰ کے صحابہؓ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس اعلیٰ تربیت کے مظاہر ہیں جنہیں حضرت میر صاحب نے اپنے ماتحتوں اور رضا کاروں میں قائم کیا۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہونے کے باعث آپ کی جلسہ سالانہ کی ذمہ داریاں اس رنگ میں بڑی مربوط اور مستحکم ہو گئیں کہ آپ کے سینکڑوں شاگردوں اور ماتحت اساتذہ میں یہ خصوصیات بدرجۂ اتم راسخ ہو چکی تھیں۔ اور جب وہ میدانِ عمل میں نکلے تو خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے نئے باب رقم ہو گئے، نئی جہتیں استوار ہو گئیں۔

اگرچہ مجھے ذاتی طور پر آپ سے فیضِ علم و عمل پانے

بیگم زبیدہ بانی وِنگ (فضل عمر اسپتال ربوہ)

Begum Zubaida Bani Wing

(مکرم شریف بانی صاحب کا ایک مضمون محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (مرحومہ) کے متعلق گزشتہ شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کی ایک انگریزی نظم بھی بھجوائی تھی جو انہوں نے 'بیگم زبیدہ بانی ونگ' فضل عمر اسپتال ربوہ کے بارہ میں لکھی تھی۔ ذیل میں محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی یہ نظم ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر))

Thou art stately, thou art prestigious
Snuggling amidst the sacred premises
Thy stones and paving, the decor and shaping
Not architecture but a fulfilment of promises

Thy very being stems from events long past
Supplication of Zubaida Bani and her dreams
Prayers and visions of the Divine Caliphs
Coupled with the Will of God it seems

A bough of Fazle Omar Hospital laden with bounty
Thou art a monument of benediction
A reality to dreams - A goal to ambitions
Treasured in Thy folds an era of dedication

We love thee and thy horizons too
Magnitude of thy mission is manifold
We shall toil to our last, A solemn promise
He whose vision you are - unto him we are sold

Honour and glory be always with thee
God's blessing shower down on all
Thybeneficiaries&benefactors,patientsandworkers
May the spring kiss laurels and never a fall.

کی سعادت نہ ملی مگر آپ کے بے شمار شاگردوں کے ساتھ براہِ راست کام کر کے عملی زندگی کے اتار چڑھاؤ کی اَن گنت باریکیوں کو نہ صرف سمجھنے میں مدد ملی بلکہ انہیں مختلف مواقع پر لاگو کر کے کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

ایک اچھے رہنما اور منتظم کا یہ وصف تو بہر حال مسلّمہ ہے کہ وہ اپنے تابعین اور ماتحتوں کو اپنے رنگ میں اپنی جہت میں لے کر پیچھے چلتا ہے مگر ایک نرالی دنیا ایسی بھی ہے جہاں کے رہنما اور قائدین اپنے مقلّدین کو خود سے بھی آگے بڑھتا دیکھنا چاہتے ہیں اور ایک ایسے بندھن میں باندھ دینا چاہتے ہیں جس سے یہ دنیا ہی نہیں آخرت بھی سنور جائے۔ یہ دنیا صرف احمدیت کی دنیا ہے جس نے ایک زندہ خدا کا تصور پیش کیا اور براہِ راست اپنے مالک سے راہ ورسم اور رابطہ اس مضبوطی سے قائم کرنے پر زور دیا کہ گویا ہر اوّل اور آخر تان اسی پر ٹوٹے۔ ہمارے بزرگوں نے اپنی تعلیم وتربیت کا ہر رخ اسی سمت موڑ دیا کہ اپنے پروردگار سے ایک ذاتی تعلق کیسے قائم ہو؟ اپنی حاجات کا محور ومرکز صرف اسی کی ذات پاک کس طرح بن جائے؟

آج مغرب کے ظلمت کدے میں رہتے ہوئے جہاں مادیت کی چکا چوند کشش ہر لمحے جسم وروح کو خیرہ کیے دیتی ہے، یہ احساس ایک گوناں اطمینان کا باعث بن جاتا ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اپنی انفرادی کمزوریوں اور غفلتوں کے باوجود خدا تعالیٰ کی ذات پر توکّل، حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان اور دعاؤں کی قبولیت پر یقین افرادِ جماعت میں راسخ ہو چکا ہے۔ ہماری گھٹّی میں رچ بس گیا ہے۔ مَیں جہاں بھی کسی احمدی کو ملتا ہوں اس کا دوسرا فقرہ یہی ہوتا ہے: ’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کام سنور گئے۔‘‘ ’’یہ سب انعامات حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے ہیں۔‘‘ ’’دعاؤں میں یاد رکھنا۔‘‘

مجھے جب بھی حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے شاگردوں سے سابقہ پڑا یہی احساس ہر جگہ پایا کہ آپ نے توکّل، یقینِ محکم اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ ساتھ اپنے برتر مقاصد کے لیے سچی محنت اور اعلیٰ درجے کے نظم و ضبط کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ عملاً انہیں اس پر کاربند کر کے چھوڑا۔ آپ کے تربیت یافتہ شاگردوں اور ماتحتوں نے بھی لَو در لَو چراغ سے چراغ جلا کر آپ کے اس فیض کو فی الحقیقت ایک صدقۂ جاریہ کی طرح اپنے دوسرے ساتھیوں اور اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ حیرت ہوتی ہے جب ہمیں ربوہ کے وہ احباب جو بظاہر کھلنڈرے مزاج کے حامل تھے اور علمی میدان میں کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتے تھے عملی طور پر اور خاص طور پر لنگر مسیحِ موعود کی کٹھن ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اور توکّل، یقین اور دعاؤں کا ایک بہترین نمونہ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب اس پاک ماحول اور خصوصیت سے ربوہ میں جلسہ کی ڈیوٹیوں کے سلسلے میں اس کے معمارِ اوّل حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی تعلیم وتربیت کے غمّاز ہیں جنہوں نے ان اداروں اور شعائر کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا۔

جلسہ سالانہ اور لنگر فی الحقیقت سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ شعائر ہیں جن کے متعلق ایک بار حضورؑ نے اپنے اس احساس اور فکر کا اظہار فرمایا تھا کہ خدا جانے آپؑ کے بعد آنے والے کس طرح ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے اور آپؑ کی امیدوں پر پورا اترنے والے ثابت ہوں گے۔ مگر آج سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہوئے بصمیمِ قلب آقا علیہ السلام کی روح کو طمانیت اور سکینت پہنچانے کا باعث بنے ہوئے ہیں کہ آپؑ کے غلام ان شعائر کی دل و جان سے قدر کرتے ہوئے قدرتِ ثانیہ کے عَلَمبر داروں کی قیادت میں حضورؑ کی رہنمائی اور عطا فرمودہ راہوں پر چلتے ہوئے خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے مقدس مشن کو آگے سے آگے بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

حضرت میر صاحب کے یہ اجتماعی احسانات تو ایک ایسا خزانہ ہے جو تا قیامت نہ ختم ہونے والا اور صدقۂ جاریہ کی طرح ہر دَور میں فیض پہنچانے والا ہے، مگر میری ذاتی زندگی میں آپ کے کردار کا ایک نہایت روشن اور حسین پہلو اور آپ کی تربیت کا ایک انوکھا اور خوبصورت ڈھنگ اس طرح سرایت کر گیا کہ مَیں جب بھی اسے یاد کرتا ہوں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے حضرت میر صاحب اور آپ کے اہل وعیال کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ بظاہر ایک بہت ہی چھوٹا سا معمولی واقعہ ہے لیکن میری روح میں اس گہرائی سے پیوست ہو گیا، میری زندگی کی راہیں متعین کرنے والا اور مشعلِ راہ اصول وضوابط کا آئینہ دار بن گیا کہ مَیں ہمیشہ کے لیے اس وجود کا مرہونِ منت اور احسان مند ہو گیا ہوں۔

میرے والد مکرم برکات احمد راجیکی مرحوم (ابن حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت میر داؤد احمد صاحب کے قریباً ہم عمر اور ہم عصر تھے۔ پرانے دَور کے گورنمنٹ کالج لاہور کے گریجویٹ تھے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم سے تھوڑا جونیئر تھے اور انہیں کی طرح انڈین سول سروس میں جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنۂ احرار کے زمانے میں تحریک فرمائی کہ جماعت کے گریجویٹ نوجوان زندگی وقف کریں تو آپ نے خود کو وقف کر کے آقا کی خدمت میں پیش کر دیا۔

تقسیم ہند کے بعد آپ کو اپنی وفات تک درویشی کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ امورِ عامہ اور امورِ خارجہ کی کٹھن ذمہ داریاں آپ کے سپرد تھیں۔ وہ دور اتنا پُر آشوب تھا کہ یہاں رہ کر اب ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ احمدی مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان گھرا ہوا تھا اور ہر طرح کے دشمنوں کی شدید مخالفتوں کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ ان سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا کہ یہ مسلمان یہاں بچ کیسے گئے۔ ان کا سب کچھ لوٹ مار کی نذر کیوں نہیں ہو گیا۔ اِدھر یہ تین سو تیرہ درویش جان ہتھیلی پر رکھے اپنے آقا علیہ السلام کی یادگاروں اور مقدس مقامات کی حفاظت کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائے بیٹھے تھے۔

میرے والد صاحب کو جماعت کے اثاثوں اور مقدس مقامات کی بازیابی کے لیے ہندوستانی حکومت کے ہر لیول کی انتظامیہ اور افسرانِ بالا حتیٰ کہ وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملاقاتیں اور رابطے قائم کرنے پڑتے۔ اس انتہائی دباؤ، مشقت اور نامساعد حالات نے آپ کی صحت پر برا اثر ڈالا اور 1963 میں صرف پینتالیس سال کی عمر میں دادا جی حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہی میں آپ کی وفات ہو گئی۔ یہ وجود بھی بہت جلد اپنی اجلِ مسمّٰی کو پا گیا۔

آپ کے متروکہ فنڈز وغیرہ نظارتِ خدمتِ درویشاں کے تحت ربوہ منتقل ہو گئے اور براہ راست حضرت میر داؤد احمد صاحب کی کفالت میں آ گئے۔ مَیں چونکہ پہلے ہی سے ربوہ میں اپنے ددھیال میں تھا اس لیے مجھے ان کو استعمال میں لانے کی اس وقت حاجت پیش نہ آئی تا آنکہ مَیں نے 1970ء میں پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

مجھے یونیورسٹی کی فیسوں، کتابوں کاپیوں اور ہوسٹل کے کھانے پینے کے اخراجات کے لیے کل ملا کر ایک سو پچاس روپے ماہانہ نظارتِ خدمتِ درویشاں کی جانب سے میرے والد مرحوم کے ترکہ میں سے ملتے تھے۔ ان سب امور کی نگرانی براہِ راست حضرت میر داؤد احمد صاحب کے غایت درجہ حسنِ انتظام کی مرہونِ منت تھی۔ میرے غیر نصابی مشاغل یا اخراجات تو کوئی نہیں تھے مگر اس محدود رقم میں گزارہ بھی بہت مشکل تھا۔ ہوسٹل سے ایک وقت کا کھانا اس کی فیس میں شامل تھا۔ باقی وقتوں کے لیے خود بندوبست کرنا پڑتا؛ چنانچہ کوشش یہی ہوتی کہ اسی میں اتنی شکم پُری کر لی جائے کہ دوسرے دو وقتوں کی بھی حاجت براری کا سامان ہو جائے۔ اس کے علاوہ اگر بھوک بہت ہی نڈھال کر دے تو دو آنے کی گنڈیریاں اور بھنے ہوئے چنوں کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھا جاتا۔

چند ماہ اس حالت میں پیچ وتاب کھانے کے بعد مجبوراً ایک درخواست نظارت خدمتِ درویشاں کو بھجوائی کہ حضور اس عاجز پر رحم کریں اور اس وظیفہ میں کچھ اضافہ فرما دیں۔ کچھ روز بعد ناظر صاحب محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب کے اپنے دستخطوں سے جواب آیا جس میں بڑی تفصیل سے ہر شے کے بارے میں استفسار کیا گیا تھا کہ اخراجات کا تجزیہ (بریک ڈاؤن) کیا ہے؟ کتنی رقم یونیورسٹی کی فیس کے طور پر ادا کی جاتی ہے، کتابوں وغیرہ کے اخراجات کتنے ہیں، ہوسٹل کی فیس کیا ہے اور کھانے پینے اور ٹرانسپورٹ پر کتنی رقم خرچ ہوتی ہے؟

نوجوانی کا تیز خون تھا اور شاید مَیں کسی اور بات سے جِھلّایا ہوا بھی تھا۔ خط پڑھتے ہی میرا پارہ گرم ہو گیا کہ پیسے میرے باپ کے اور یہ حضرت کون ہیں ٹھیکیدار بنے بیٹھے۔ مَیں نے سوچا کہ ٹکا سا جواب دوں۔ چنانچہ کچھ وقت کے بعد مَیں نے جواب دینے کی نیت سے دوبارہ حضرت میر صاحب کا خط پڑھنا شروع کیا۔ خط کا دوبارہ پڑھنا تھا کہ میری کایا ہی پلٹ گئی۔ یہ تو کلام ہی کچھ اور تھا۔ یہ تو ایک محسن انسان کا خط تھا جو صحیح معنوں میں سچا ہمدرد اور غمخوار تھا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ایک یتیم کی خبر گیری اور کفالت کی ذمہ داریوں کا شفیق باپ کی طرح حق ادا کر رہا تھا۔ مَیں نے وہ خط ایک تبرّک کی طرح ربوہ میں اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ بدقسمتی سے میری ہجرت کے بعد محفوظ نہ رہ سکا مگر میرے دل میں وہ ہمیشہ کے لیے بس گیا۔ ایک اَنمٹ نقش کی طرح ثبت ہو گیا۔ اب بھی جب کبھی اس کی یاد آتی ہے آنکھیں آنسوؤں سے تر اور دل دعا سے لبریز ہو جاتا ہے۔

یہ بظاہر ایک سادہ سا واقعہ تھا مگر اس میں حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا کردار میری زندگی سنوار دینے والا سبق آموز وسیلہ بن گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے اوصاف ومحاسن کے فیض کا سلسلہ تا قیامت جاری رکھے۔ آمین۔

سلیقۂ عرضِ تمنّا

کوئی جاگیر نہ اعزاز نہ رتبہ دینا
اے ہواؤ! میرے اظہار کو رستہ دینا

میرا مقصود ہے توصیفِ محبت ورنہ
شعر و نغمات سے کیا مجھ کو ہے لینا دینا

دیکھنا راہرو! چھوڑ نہ جانا مجھ کو
مَیں نے اِک دستِ منوّر کو ہے بوسہ دینا

آپ کی بزم کے آداب نہ آئے ہم کو
ہم فقیروں کو ہماری وہی دنیا دینا

دل کے معبد میں سجاؤں گا عنایت تیری
پھول دینا مجھے گلشن سے یا کانٹا دینا

آپ کے کان میں کوئی زہر بھرے نفرت کا
ایسی جرأت کا کسی کو بھی نہ موقعہ دینا

اُن سے ملنے کو چلا ہے تو وہاں قدسیؔ کو
اے خدا! عرضِ تمنّا کا سلیقہ دینا

(عبدالکریم قدسی)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرحکمت کلمات

انتخاب: عطاء المجیب راشد۔ مبلغ انچارج یو کے

(جملہ حوالہ جات تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ایڈیشن اگست 2004ء۔ مطبوعہ قادیان سے ماخوذ ہیں)

1۔ اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 118)

2۔ جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 118)

3۔ خدا کا قرب تب حاصل ہوتا ہے کہ جب تمام نفسانی قویٰ اور نفسانی جنبشوں پر موت آجائے۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 139)

4۔ گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 142)

5۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظِ صحت۔ تیسری اولاد (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 22)

6۔ نذیر کا لفظ اُسی مرسَل کے لئے خدا تعالیٰ استعمال کرتا ہے جس کی تائید میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ اس کے منکروں پر کوئی عذاب نازل ہوگا۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 30)

7۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 34)

8۔ خدا کی عادت ہے کہ ہر نشان میں ایک پہلو اخفا کا رکھتا ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 106)

9۔ آنحضرت ﷺ کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیا تھی۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 111)

10۔ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے۔ ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اسے شناخت کرلیں۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 122)

11۔ سُؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے ... مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالتِ اضطرار جائز ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 130 نیز حصہ پنجم صفحہ 179)

12۔ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 160)

13۔ تمام مومنوں اور رسولوں اور نبیوں کا مرنے کے بعد رفع روحانی ہوتا ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 163)

14۔ خدا کی طرف جانے کا نام رفع ہے اور شیطان کی طرف جانے کا نام لعنت ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 165)

15۔ جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہین ان کی عمر بڑھائی جاوے گی۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 88)

16۔ انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔
(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 108)

17۔ ہر ایک مامور من اللہ کو وسعت معلومات بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق دی جاتی ہے۔
(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 126)

18۔ مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدائے تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 34)

19۔ جیسا خدا بے حد ہے ایسا ہی اس کا علم بھی بے حد ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 38)

20۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر اخیر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 66)

21۔ اب تو دلوں کو فتح کرنے کا وقت ہے اور یہ بات جبر سے نہیں ہوسکتی۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 138)

22۔ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 157)

23۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے..... خدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 159)

24۔ نجات کی جڑ معرفت ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 406)

25۔ ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 410)

26۔ خدا کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

27۔ وہ کامل حیات جو اس سفلی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے۔ وہ جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ اور رنگ اور شان کی حیات ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 435)

28۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ میں دنیا کو دکھلادوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 439)

29۔ میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 441)

30۔ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

31۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

32۔ خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا ہے رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 444)

33۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لاپرواہی کرتا ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 445)

34۔ انسان کی فطرت میں رجوع الی اللہ اور اقرارِ وحدانیّت کا تخم بویا گیا۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

35۔ انسان کی بناوٹ جس مذہب کو چاہتی ہے وہ اسلام ہے۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 14)

36۔ بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 317)

37۔ انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے۔
(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 364)

38۔ بلا شبہ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تقویٰ ہے کہ قبل از خطرات خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر بطور حفظِ ما تقدم کی جائے۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 367)

39۔ اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 383)

40۔ تخم توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن .... وہ تخم سب میں مساوی نہیں۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

41۔ بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق۔ اسی لئے بدی کے زہر کو دور کرنے کا ذریعہ نیکی ہی ہے۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 57)

42۔ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 89)

43۔ تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 184)

44۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

45۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 424)

46۔ انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 425)

47۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ (جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 69)

48۔ رحمانیت اور رحیمیّت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیّت دعا کو چاہتی ہے۔
(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 71)

49۔ جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ مومن نہیں ہے۔
(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 287)

50۔ جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے۔ جو مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے۔
(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 37)

☆...☆...☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں

... ...از صفحہ نمبر 13

دوسرے روز مقابلہ جات کے علاوہ ’’اسلام اور آزادیٔ ضمیر‘‘ کے عنوان پر ایک کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس عنوان پر مکرم نوفل علی پاشا صاحب سیکرٹری مال مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے تقریر کی۔ دورانِ تقریر مقرر موصوف نے عصر حاضر میں آزادیٔ ضمیر کے تصور کو تفصیلاً بیان کیا اور اس بارہ میں اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ اسلام جہاں ہر انسان کو آزادیٔ ضمیر کا حق دیتا ہے وہاں باہمی احترام، رواداری اور برداشت کا بھی درس دیتا ہے۔ اس تقریب میں شرکاء اجتماع کے علاوہ میڈیا کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

مقابلہ جات کا سلسلہ تیسرے روز مورخہ 20/اگست بروز اتوار گیارہ بجے تک جاری رہا۔ خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

دوپہر بارہ بجے مکرم امیر صاحب کی صدارت میں اختتامی تقریب میں مقابلوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کو انعامات دیئے گئے۔ مجموعی طور پر Bouake & The Northern Region نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور عَلَمِ انعامی حاصل کیا۔ دورانِ تقریب مراکش اور مالی کے نمائندگان نے مختصر تقاریر کیں اور مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو سارا سال مجلس کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لینے اور دوسروں کے لئے اچھا نمونہ بننے کی تلقین کی۔ مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

مکرم سلطان احمد صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق ملک کے بارہ علاقہ جات سے تقریبا 750 خدام و اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔ دو ملکی اخبارات Le Mandat اور L'Expression Quotidien نے 23 اگست کی اشاعت میں اجتماع کے حوالہ سے تفصیلی خبر شائع کی۔

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics,
Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, GearBox, Breaks, MOTFailurework, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے ریجن شیانگا کے گاؤں Imesela میں مسجد بیت الشکور کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو شیانگا ریجن کی جماعت Imesela میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الشکور رکھا۔ مسجد کی افتتاحی تقریب کا انعقاد 10 جولائی 2017ء بروز سوموار کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں دوسرے مسلمانوں کی موجودگی کے باوجود جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

مسجد بیت الشکور میں کُل ایک سو پچاس نمازیوں کی گنجائش ہے۔ Imesela گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام 2016ء کے شروع میں ہوا۔ اس وقت 10 خاندانوں نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اب وہاں احمدیوں کی تعداد 134 ہوگئی ہے۔ نمازیں اور جماعتی پروگرام تقریباً ایک سال سے زائد ایک احمدی کے گھر کے صحن میں درختوں کے نیچے ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں مخالفین احمدیت کئی بار Imesela آئے اور افراد جماعت کو بہکانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ

کے فضل سے افراد جماعت ثابت قدم رہے۔

2016ء کے آخر پر اس گاؤں میں مسجد کی تعمیر کیلئے پلاٹ خریدا گیا اور اپریل 2017ء میں مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ اس سال شیانگا کے علاقے میں بارشیں کم ہونے کی وجہ سے پانی کی انتہائی قلت کا سامنا تھا لیکن افراد جماعت نے اس مسئلہ کو مسجد کی تعمیر میں روک نہ بننے دیا اور اپنی بیل گاڑیوں کے ذریعہ مسلسل پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا انتظام کیا۔

10 جولائی 2017ء بروز سوموار مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔

مکرم امیر صاحب نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔

بعدازاں بعض سرکاری مہمانوں نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

☆...افتتاحی تقریب میں ایک کونسلر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج ہم Imesela والے بہت خوش ہیں کہ یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو تعلیم آپ کو اس مسجد میں ملے گی وہ آپ کو اپنی حالتوں کو بدلنے میں مدد دے گی اور ہم سب خدا کے اس گھر سے اچھے لوگ بن کر نکلیں گے۔

☆...گاؤں کے چیئرمین نے کہا کہ ''بطور میزبان میں آپ سب کا بے حد شکرگزار ہوں اور آپ سب کو گاؤں میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب سے جماعت احمدیہ کا یہاں قیام ہوا ہے ہم ساتھ ساتھ ہیں۔ یقیناً باہمی میل جول ہمیں اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں مدد دے گا۔ میں نے یہاں بہت سے نوجوان اور بچے دیکھے ہیں میری ان سب کو یہ نصیحت ہے کہ خود بھی مسجد آئیں اور باقیوں کو بھی آنے کی تلقین کریں۔ میرا ایمان ہے کہ جو مسجد سے منسلک ہوجائے وہ اچھا انسان بن جاتا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کو بتایا کہ مسجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ واقعہ بیان کیا جب نجران کے عیسائیوں کو ان کی عبادت کا وقت ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبویؐ میں عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

آپ نے بتایا کہ انسان کا مقصدِ پیدائش خدا کی عبادت ہے نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد سب احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ مکرم وسیم احمد خان صاحب ریجنل مبلغ موانزہ، شیانگا و سمیو ریجنز کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق پروگرام کی کل حاضری 300 تھی۔

قارئین الفضل سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ یہ مسجد اس علاقے میں امن و سلامتی کے پھیلانے کا ذریعہ بنتی رہے۔ آمین

... ...

فجی آئی لینڈ

ونوالیو ریجن کے گاؤں کونسرونگا میں لجنہ ہال کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جزائر فجی کو مورخہ 23؍ستمبر 2017ء ونوالیو ریجن کے گاؤں کونسرونگا میں لجنہ ہال کا افتتاح کرنے کی توفیق ملی۔

لجنہ ہال کا سنگ بنیاد 10؍اگست 2017ء کو صدر جماعت کونسرونگا مکرم حامد حسین صاحب نے احباب جماعت کے ساتھ رکھا اور دعا کروائی۔ گاؤں کے افراد جماعت نے مالی قربانی کے ساتھ ساتھ وقارِ عمل کے ذریعہ سے اس ہال کی تعمیر میں حصہ ڈالا۔

23؍ستمبر 2017ء کو نیشنل صدر لجنہ اور اُن کی عاملہ نے افتتاحی تقریب میں شمولیت اختیار کی۔ مکرم امیر و مشنری انچارج فجی مولانا محمود احمد صاحب نے فیتہ کاٹ کر دعا کروائی اور ہال کا معائنہ کیا۔ بعدازاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم حامد حسین صاحب صدر جماعت نسرونگا نے لجنہ ہال کی رپورٹ پیش کی جس میں آپ نے تعمیر میں حصہ لینے والوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج فجی نے تقریر کی اور احباب جماعت کو ان قربانی کے معیاروں کو نہ صرف برقرار رکھنے بلکہ انہیں مزید بڑھانے اور اپنی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دینے کی تلقین کی۔ لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے انہیں لجنہ ہال کی سہولت سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی تلقین کی اور پہلے سے بڑھ کر تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر امیر صاحب نے وقارِ عمل میں نمایاں کردار ادا کرنے والے بھائیوں کو انعامات دیئے اور دعا کروائی۔

مکرم طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ فجی کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق افتتاحی تقریب میں کُل حاضری 94 رہی۔ الحمدللہ۔

... ...

فجی کے شہر صووا میں یتیم خانہ کا وزٹ اور ضروری اشیاء پر مشتمل تحائف کی تقسیم کا کامیاب پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی کی ایک جماعت صووا کو اپنے شہر میں مورخہ 24؍ستمبر 2017ء ایک یتیم خانہ بنام ''دل خوشا ہوم'' وزٹ کرنے اور بچوں اور بچیوں کو روزمرّہ کی ضروری اشیاء پر مشتمل امداد دینے کی توفیق ملی۔ اس یتیم خانہ میں ایک تا پچیس سال کے 43 بچے اور بچیاں رہائش پذیر ہیں۔ یتیم خانہ میں بچوں اور بچیوں نے اپنے رسمی انداز میں خدام، انصار اور لجنہ کا استقبال کیا۔ انتظامیہ نے احباب جماعت کے اس وزٹ کا مقصد بتایا کہ جماعت ہمیں ضروری اشیاء پر مشتمل تحائف دینے آئے ہیں۔ اس کے بعد مکرم آصف احمد عارف صاحب مبلغ سلسلہ صووا نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اپنے موٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کے تحت دنیا بھر میں لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم یتیم بچوں کی خاص طور پر دیکھ بال کریں نیز بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیں تا کہ ہماری اگلی نسلیں محفوظ رہیں۔

تعارف کے بعد مکرم صدر جماعت صووا مکرم مشیر الٰہی خان صاحب، نیشنل سیکرٹری امور عامہ مکرم محمد خان صاحب اور آصف احمد عارف صاحب مبلغ سلسلہ نے بچوں کو روزمرّہ کی اشیاء پر مشتمل تحائف تقسیم کئے جبکہ صدر لجنہ صووا اور دیگر لجنہ ممبرز نے بچیوں کو تحائف دیئے۔ اس کے علاوہ کچھ زائد سامان بھی انتظامیہ کو دیا گیا تا کہ وہ ضرورت کے وقت اُن کا استعمال کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

... ...

آئیوری کوسٹ (مشرقی افریقہ)

مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کے پندرہویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کو مورخہ 18 تا 20 اگست 2017ء اپنا پندرہواں سالانہ اجتماع آبی جان میں واقع جماعتی مقام 'مہدی آباد' میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع سے قبل خدام و اطفال کی ایک بڑی تعداد نے متعدد وقارِ عمل کے ذریعہ سائٹ کی تیاری میں حصہ لیا۔ 15 اگست کو مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے سائٹ کا دورہ کرکے انتظامات کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ مہمانوں میں مراکش کے دو خدام پر مشتمل وفد اور مالی کے ایک نمائندہ شامل تھے۔

18 اگست 2017ء کو دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد اور درس سے ہوا۔ دن کے ابتدائی حصہ میں کچھ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ دوپہر بارہ بجے سب نے MTA پر براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرنچ زبان میں سنا جس کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے مقامی طور پر جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 2017ء کی روشنی میں قیام نماز کی طرف توجہ دلائی۔

تین بجے خدام الاحمدیہ اور آئیوری کوسٹ کا قومی پرچم لہرایا گیا اور امیر صاحب نے دعا کروائی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم، عہد، اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم کونے داؤدا (Kone Daouda) صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے اپنی تقریر میں مسابقت بالخیر کی اسلامی روح اور نظم وضبط کے ساتھ مقابلہ جات میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام حاضرین کو بالعموم اور ڈیوٹی پر متعین خدام کو بالخصوص ہدایت دی کہ وہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس تقریب کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کا سلسلہ جاری رہا۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2017ء کا

بابرکت اور کامیاب انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ میں خصوصی پیغام۔

علمی و ورزشی مقابلوں اور رُوح پرور ماحول میں تربیتی و تعلیمی اجلاسات کا انعقاد۔ مختلف موضوعات پر علماءِ سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

(رپورٹ :فرخ سلطان محمود۔ ناظم رپورٹنگ سالانہ اجتماع)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ برطانیہ کو اپنا 35واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ مورخہ 29و 30 ستمبر اور یکم ر اکتوبر 2017ء لندن کے شمال میں واقع ایک نئے مقام Lee Valley Leisure Complex میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کے پہلے روز امیرالمومنین حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29ر ستمبر میں اجتماع کے حوالہ سے انصار کو نہایت قیمتی نصائح ارشاد فرمائیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یوکے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد جبکہ یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری عمر کے ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مومن کی، ہر اس شخص کی جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے، فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔

نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے، انصاراللہ والے بھی اپنی رپورٹوں سے جائزہ لیتے ہوں گے اور جائزہ لینا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پس انصاراللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

پس انصاراللہ حقیقی رنگ میں انصاراللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصاراللہ ہیں۔ آج تلواروں اور تیروں کی جنگ نہیں ہو رہی جہاں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ پس انصاراللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس ہتھیار کو استعمال کیا جائے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے کہ اگر میری باتوں کو نہیں ماننا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرنی، اپنی عبادتوں کے حق ادا نہیں کرنے تو پھر میری بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے۔ کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد، اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے۔ ... نمازوں کو باقاعدگی سے اور باالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجلس میں فرمایا کہ: نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ فرمایا کہ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو تبھی زمین و آسمان قائم ہیں ورنہ نہیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابلِ اِتّباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟ (اپنے اپنے فلسفے لوگوں نے گھڑے ہوئے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ سو

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آ سکتے۔ نہ دوا کام آ سکتی ہے، نہ طبیبِ حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امَر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔

پس اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اس کی عبادت اور عبادتوں میں نماز کی ادائیگی ہے۔...“

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نماز کی حقیقت اور اہمیت، انسان کو اس کی ضرورت، نماز کی کیفیت، حقیقی نماز کیسی ہونی چاہئے؟، نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج، نماز کی روح اور مقصد کو حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہئے؟ نماز میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ، نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے؟ وغیرہ کی بصیرت افروز تشریح فرمائی۔ نیز فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصاراللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔ .... اللہ تعالیٰ ان کا اجتماع کامیاب کرے اور ہمیں حقیقی عابد بنائے۔

امر واقعہ یہی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا روایتی افتتاح عمل میں آ گیا۔

سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

امسال اجتماع کا مقام ایک انٹرنیشنل سپورٹس سینٹر تھا جو ایک بہت بڑے ہال کے علاوہ ایتھلیٹکس کے مختلف کھیلوں کے لئے تیار کئے جانے والے ایک وسیع رقبہ پر مشتمل تھا۔ پارکنگ بھی وسیع و عریض تھی اور ساری جگہ پختہ ہونے کے سبب (موسم کی خرابی اور بارش ہوجانے کے باوجود) شاملینِ اجتماع کو کوئی خاص تکلیف نہیں اٹھانی پڑی نیز انتظامیہ کے لئے سہولت کے ساتھ متعلقہ امور کی ادائیگی نہایت سہل رہی۔ الحمدللہ

اجتماع ہال میں چاروں طرف مختلف بینرز آویزاں تھے جن پر خصوصیت سے مجلس انصاراللہ کے قیام کے مقاصد اور انصار کے لئے خلفائے سلسلہ کی فرمودہ ہدایات رقم تھیں۔ ہال کو بنیادی طور پر دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ میں سٹیج بنا کر سامنے 1150 کرسیاں قرینے سے رکھی گئی تھیں۔ سٹیج کے بائیں طرف ایک بڑی سکرین لگائی گئی تھی جس کے ذریعہ اجتماع سے مخاطب ہونے والے افراد Presentations کے ساتھ بھی اپنے مؤقف کی وضاحت کرتے رہے۔ ہال کا دوسرا حصہ نماز کے لئے صفیں بچھا کر تیار کیا گیا تھا جس میں اڑہائی ہزار افراد بآسانی کھڑے ہو کر نمازیں ادا کرسکتے تھے۔ ہال کے پچھلے حصہ میں سٹیڈیم کی طرز پر سینکڑوں کرسیاں نصب تھیں۔ گویا Main Hall میں قریباً پانچ ہزار افراد کے کرسیوں اور فرشی نشست پر بیٹھنے کا وسیع انتظام موجود تھا۔

سٹیج کے حوالہ سے دیکھا جائے تو Main Hall کی عقبی جانب سٹیڈیم کی طرز پر نصب کرسیوں کے پیچھے چند کمرے تھے جنہیں بیک وقت بعض دیگر پروگراموں کے لئے استعمال کیا جاتا رہا۔ ان کمروں کے اوپر کے حصہ میں ایک وسیع گیلری تھی جس میں 900ر افراد کے بیک وقت میزوں پر بیٹھ کر کھانا کھانے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایسے افراد جو سیڑھیاں چڑھنے سے معذور تھے، اُن کے لئے کھانے کا اہتمام ہال کے باہر نصب کی جانے والی ایک بڑی مارکی میں کیا گیا تھا۔ اس مارکی میں بھی 300 افراد کا بیٹھ کر کھانا کھانے کا انتظام تھا۔ دونوں طعام گاہوں میں Buffet کا انتظام تھا۔

انصار کو بسہولت مقام اجتماع تک پہنچانے کے لئے مسجد بیت الفتوح مورڈن، مسجد فضل لندن اور لندن اور

قرب و جوار کے بعض دیگر مقامات سے Coaches کا اہتمام کیا گیا تھا جبکہ انصار کی ایک بڑی تعداد ذاتی انتظام سے اجتماع میں شامل ہوئے۔

مقام اجتماع میں داخلہ کے فوراً بعد کارکنان کے ذریعہ مہمانوں کو خوش آمدید کہا جاتا تھا اور اُن کی راہنمائی کی جاتی تھی۔ انصار کو مقام اجتماع میں داخل ہونے کے لئے جس رجسٹریشن کی ضرورت تھی وہ قبل از وقت Online بھی کروائی جاسکتی تھی۔ ویب سائٹ کے ذریعہ اجتماع کے متعلقہ معلومات کی تشہیر کافی عرصہ سے کی جارہی تھی جبکہ اجتماع کے دوران بھی پروگرام کے بعض حصّے ویب سائٹ کی زینت بنائے جاتے رہے۔

مقام اجتماع میں مین ہال (Main Hall) میں داخل ہونے کے بعد فرسٹ ایڈ اور ہیومیوپیتھی کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ، ریویو آف ریلیجنز، ریڈیو Voice of Islam اور قیادت مال کے سٹالز لگائے گئے تھے نیز اجتماع کی انتظامیہ کا دفتر بھی قائم تھا۔

کھیلوں کا اہتمام اجتماع ہال کے باہر وسیع و عریض گراؤنڈ میں بچھے ہوئے خوبصورت ٹریکس پر کیا گیا تھا۔

ہمیشہ کی طرح امسال بھی انصار کی رہائش کا اہتمام مسجد بیت الفتوح میں کیا گیا تھا۔

مسجد بیت الفتوح کے ملحقہ طاہر ہال میں رہائش پذیر انصار کی تعداد قریباً 250 تھی۔ مسجد بیت الفتوح میں ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس دیا جاتا رہا۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اردو میں کی جانے والی تمام تقاریر کے براہ راست انگریزی ترجمہ کرنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

سالانہ اجتماع کا پہلا روز

29 ستمبر 2017ء کی صبح ناشتہ کے بعد سے رجسٹریشن جاری تھی۔ دوپہر ایک بجے مقام اجتماع میں موجود انصار نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا۔ مقامی خطبہ کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

شام پانچ بجے کے بعد اجتماع کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم معید حامد صاحب کو حاصل ہوئی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم ناصر آرچرڈ صاحب نے پڑھا۔ پھر مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی اقتدا میں انصار نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم سیّد محی الدین زبیر صاحب نے نظم پڑھی۔

بعد ازاں لوائے انصاراللہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب یوکے نے لوائے انصاراللہ جبکہ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ یوکے نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں انصار کو بعض تربیتی امور سے متعلق توجہ دلائی۔ خصوصاً سوشل میڈیا کے حوالہ سے بتایا کہ ہمارے بچے سوشل میڈیا کے ماحول میں پرورش پا رہے ہیں۔ انہیں یہ بتانا چاہئے کہ ہماری تمام باتوں اور حرکات کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ چلا جاتا ہے چنانچہ بہت سے اہم سیاسی راہنماؤں اور دیگر نمایاں شخصیات کو کئی بار غیر متوقع طور پر جگ ہنسائی کا سامنا کرنا پڑا۔ پس اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کرنے کی کوشش کریں جس میں نہ ہی ناواجب سختی نظر آئے اور نہ ہی غیر ضروری نرمی۔

مکرم امیر صاحب نے دنیا میں امن قائم ہونے کے لئے خصوصی دعاؤں پر زور دیا۔

اس اجلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو مکرم امیر صاحب نے کروائی۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہی اجتماع کا پہلا باقاعدہ اجلاس شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم سلیم احمد صابر صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم Ahmad Yanful صاحب نے پڑھا۔ اور پھر مکرم رانا مشہود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انسانی ہمدردی کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

اس اجلاس کے اختتام سے قبل مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب چیئرمین Charity Walk for Peace نے گزشتہ سال 2016ء میں ایسٹ لندن میں منعقد کی جانے والی سالانہ چیریٹی واک سے چند جھلکیاں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اِس واک کے ذریعہ مختلف چیریٹی اداروں کے لئے پانچ لاکھ پاؤنڈز سے زائد رقم اکٹھی کی گئی تھی۔ اس موقع پر چند ریجنل ناظمین نے سٹیج پر آکر اپنے ریجنز میں ہونے والی چیریٹی واک کی کامیابی کے حوالہ سے مختصراً ذکر بھی کیا۔

اجلاس کے اختتام پر دعا کروانے سے قبل مکرم امیر صاحب نے ابتدائی چیریٹی واکس کے حوالہ سے اپنی چند یادداشتیں پیش کیں اور بتایا کہ قریباً تیس سال قبل اس واک کا جب آغاز ہوا تھا تو نسبتاً بہت تھوڑی رقم چیریٹی اداروں کے لئے جمع ہوئی تھی۔ لیکن اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب اس کے ذریعہ ملینز جمع ہوا کریں گے۔

بعد ازاں نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں اور پہلے دن کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد انصار نے کھانا کھایا اور رہائشگاہوں کے لئے روانہ ہوئے۔

سالانہ اجتماع کا دوسرا روز

پروگرام کے مطابق صبح مسجد بیت الفتوح مورڈن میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جہاں انصار کی ایک بڑی تعداد کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

صبح کے اجلاس میں چند علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ جبکہ اُسی وقت میدانِ عمل میں چند ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات کے لئے انصار کو عمر کے لحاظ سے تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا تیسرا سیشن مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم داؤد احمد صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم نایاب حیدر سیّد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور مکرم فرید محمود مبشر صاحب نے نظم پڑھی۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب نے انگریزی میں کی جس کا موضوع تھا : "Existence of God - Dismantling the Atheist Arguments" یعنی ہستی باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک دہریہ کے دلائل کا ردّ کیسے کیا جائے۔

دوسری تقریر مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب امام مسجد بیت الفتوح مورڈن کی اردو زبان میں تھی جس کا موضوع تھا : ’’کامیاب داعی الی اللہ کیسے بنا جاسکتا ہے‘‘۔

تیسری اور آخری تقریر مکرم بوکاری ٹومی کالون صاحب صدر پین افریقن ایسوسی ایشن یوکے کی انگریزی زبان میں تھی جس کا موضوع تھا "Spreading the message - A collective responsibility" یعنی تبلیغِ اسلام ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔

اس سیشن میں دو معزز مہمانوں کونسلر Mr.Nick اور میئر کونسلر افتخار احمد چوہدری صاحب کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جن کا تعلق Prescott سے ہے۔ Prescott وہ علاقہ ہے جہاں آئندہ سال کی پیس چیریٹی واک کا پروگرام ہے۔

اجلاس کے اختتام سے قبل ایک Presentation مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ یوکے نے پیش کی۔ آپ نے مختلف اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے گزشتہ سال کے دوران مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تبلیغی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور تقسیمِ لٹریچر، دیہات تک رسائی، تبلیغی سٹال، انفرادی تبلیغ اور نمائشوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اسلام احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ کئے جانے سے متعلق مساعی کو پیش کیا۔

مکرم قائد صاحب تبلیغ کی دعوت پر دو انصار مکرم فضل الرحمن صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) اور مکرم عثمان احمد چاؤ صاحب نے اپنی ذاتی تبلیغی مساعی میں ہونے والی غیر معمولی کامیابیوں کا پس منظر مختصراً بیان کیا۔

اس کے بعد مکرم امام صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

سالانہ اجتماع انصاراللہ کے چوتھے سیشن کی صدارت مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے کرنا تھی لیکن راستہ میں ٹریفک کی وجہ سے وہ تاخیر سے پہنچے۔ چنانچہ ٹھیک وقت پر اس سیشن کا آغاز مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ٹوبان ایفرام موانجے (Toban Ephram Mwanje) صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ مکرم ندیم الرحمن صاحب نے پیش کیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر اردو زبان میں مکرم مولانا ظہیر احمد خان صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ یوکے کی تھی جس کا موضوع تھا : ’’حقوق العباد۔ عائلی تعلقات‘‘۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضاء بورڈ یوکے نے انگریزی زبان میں کی۔ اس تقریر کا موضوع تھا : "Upbringing Children in the Uk" یعنی ’’برطانیہ میں بچوں کی پرورش‘‘۔

اس سیشن کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب نے اردو زبان میں کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حوالہ سے چند دلچسپ اور ایمان افروز مشاہدات بیان کئے۔

اس کے بعد انصار اور مجالس کو انعامات دینے کی مختصر تقریب منعقد ہوئی۔ شعبہ تبلیغ اور شعبہ مال کے تحت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس اور انفرادی طور پر کاوش کرنے والے انصار میں مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ سیشن کے اختتام سے قبل معروف شاعر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے خلافت

اور جماعت احمدیہ کی قربانیوں کے حوالہ سے کہی جانے والی اپنی خوبصورت نظموں میں سے کچھ اشعار پیش کئے۔

سیشن کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب نے کروائی۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

سالانہ اجتماع کا تیسرا روز

یکم اکتوبر 2017ء بروز اتوار صبح دس بجے اجتماع کا پانچواں سیشن شروع ہوا جس میں چند علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ اسی دوران میدانِ عمل میں چند ورزشی مقابلہ جات کے فائنل ہوئے نیز کبڈی کا ایک نمائشی میچ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے اور مجلس انصاراللہ یوکے کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جو خدام کی ٹیم نے جیت لیا۔

اس دوران دو ورکشاپس کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ پہلی ورکشاپ انٹرنیٹ کی برائیوں سے بچوں کی حفاظت سے متعلق "Parenting and Internet Safety" کے موضوع پر تھی اور دوسری ورکشاپ کا اہتمام شعبہ صنعت و تجارت کے زیر اہتمام CV, Carrier and Business کے حوالہ سے انصار کو معلومات مہیا کی گئیں۔

اجتماع کے چھٹے سیشن کا آغاز قریباً ساڑھے گیارہ بجے مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم محمد عامر رانا صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ مکرم عثمان احمد چودھری صاحب نے پیش کیا۔ مکرم فیصل مبارک صاحب نے نظم پڑھی۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر و امام مسجد فضل لندن نے سیرۃ النبی ﷺ کے حوالہ سے انگریزی زبان میں کی جس کا موضوع تھا "Our Blessed Master - The best of men."

اس کے بعد مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن و مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ انسانیت کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم فہیم احمد انور صاحب نے Cycling Club کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ کلب بنیادی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مجلس انصاراللہ صف دوم کے لئے خصوصاً جاری فرمایا تھا۔ یوکے میں اب اس کلب کا اجرائے نَو ریجنل سطح پر کیا جارہا ہے۔ جس کے انچارج مکرم ڈاکٹر حمّاد احمد خان صاحب ہیں۔ اس کلب میں کئی خدام بھی شامل ہیں اور آج کے آٹھ افراد سائیکل پر سولہ میل کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کرکے مسجد بیت الفتوح مورڈن سے اجتماع گاہ پہنچے ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے چند علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ چیریٹی کے لئے رقم جمع کرنے والی اور شعبہ ایثار کے تحت نمایاں خدمت بجالانے والی مجالس میں انعامات تقسیم کئے۔

اس اجلاس کا اختتام مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے انگریزی میں کی جانے والی اپنی تقریر میں سورۃ آل عمران کی آیت 15 کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کرکے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لَوٹنے کی جگہ ہے۔

مذکورہ آیت کے حوالہ سے مکرم صدر صاحب نے کہا کہ انسان کو اُس کی اولاد اور دیگر دنیاوی مال و متاع تو بے شک بہت بھاتی ہیں لیکن اصل اجر اللہ تعالیٰ کے ہی پاس ہے۔ چنانچہ یہ چیزیں کسی کو اُس کی پیدائش کے مقصد سے غافل نہ کردیں جو بلاشبہ یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے جنّ اور انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

مکرم صدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ انصار کو اپنی ذاتی زندگی میں نماز کی اہمیت پیدا کرنے اور اس سلسلہ میں کوشش کرنے کے علاوہ اپنے بیوی بچوں اور دیگر گھر والوں کی بھی نگرانی کرنی چاہئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کے حوالہ سے نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے 27 دسمبر 1941ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر انصار کو مخاطب کرتے ہوئے تین امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی۔

نمبر 1۔ انصار کو معاشرہ میں تقویٰ کے فروغ کی کوشش کرنی چاہئے۔ یعنی تمام ارکانِ ایمان کی اہمیت ذہن نشین کروانا چاہئے کیونکہ کسی انسان میں منافقت اور بزدلی اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اُس کے دل میں ایمان کی کمی ہو۔

نمبر 2۔ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنا ہے۔

نمبر 3۔ خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد ہے کہ دولت ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ علم، عقل، جذبات اور دیگر نعماء بھی خدا تعالیٰ کی عطا ہیں اور ان سب نعماء میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مستحسن ہے۔

مکرم صدر صاحب نے گزشتہ ایک سال میں ہونے والے اہم پروگراموں اور مجلس انصاراللہ یوکے کی کامیاب کارگزاری پر بھی اختصار سے روشنی ڈالی۔ جن میں گزشتہ سال نومبر میں برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں ہونے والا خصوصی ڈنر بھی شامل تھا جس میں تیس ممبرانِ پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ اس موقع پر پانچ لاکھ پاؤنڈ کی رقم 68 چیریٹیز میں تقسیم کی گئی۔

چیریٹی کے ذریعہ اکٹھی کی جانے والی رقم میں سے مغربی افریقہ کے ملک بورکینافاسو میں Masroor Institute of Ophthalmology کی تعمیر کا منصوبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجلس انصاراللہ یوکے کے سپرد کیا گیا تھا۔

آپ نے کہا کہ مجلس انصاراللہ کی ایک بنیادی ذمہ داری قرآن کریم کی تعلیم دینا بھی ہے۔ چنانچہ ہماری مجلس اب تک پہلے پچیس پاروں اور تیسویں پارہ کا انگریزی زبان میں لفظی ترجمہ شائع کرچکی ہے جن سے دنیا کے کئی انگلش سپیکنگ ممالک میں استفادہ کیا جارہا ہے۔

محترم صدر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے جاری خصوصی سکیم کا بھی ذکر کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انصار کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس

منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم معید حامد صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم صدر مجلس انصاراللہ یوکے کی اقتداء میں عہد دہرائے جانے کے بعد مکرم خالد محمود بٹ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حمدیہ کلام سے چند اشعار دلنشیں آواز میں پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب چیئرمین پِیس چیریٹی واک (Peace Charity Walks) نے امسال ہونے والی سالانہ میراتھن واک کی مختصر رپورٹ پیش کی اور چیریٹی واک کے اُن شرکاء کے نام بتائے جنہوں نے قابل قدر رقم (ایک ہزار پاؤنڈز) جمع کرنے کی توفیق پائی تھی۔ ان احباب کو Charity Champion کہا جاتا ہے اور امسال ایسے چیمپئنز کی تعداد دوصد کے قریب تھی۔ امسال جمع کی گئی رقم کو قریباً ایک صد چیریٹیز میں تقسیم کیا جائے گا۔

بعد ازاں مکرم منصور احمد ساقی صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع نے مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اجتماع میں شامل انصار کی تعداد 2382 ہے جبکہ 348 دیگر افراد بھی اجتماع میں شامل ہوئے ہیں اور اس طرح اجتماع کی کُل حاضری 2733 ریکارڈ کی گئی ہے۔ گزشتہ سال اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 2009 تھی۔

رپورٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا وہ حصہ دکھایا گیا جو مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کو مخاطب تھا۔

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ مجالس کی سطح پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز مختلف شعبہ جات میں مجالس کی کارکردگی کے حوالہ سے بھی انعامات دیئے گئے۔

علم انعامی کے مقابلہ میں مجموعی کارکردگی کی بنیاد پر بڑے ریجنز میں اوّل نُور، دوم ساؤتھ اور سوم نارتھ ویسٹ ریجن رہا۔ جبکہ چھوٹے ریجنز میں سکاٹ لینڈ اوّل قرار پایا۔ اسی طرح مجموعی کارگزاری کی بنیاد پر چھوٹی مجالس میں اوّل لِورپول، دوم براملے اینڈ لیوشم اور سوم مجلس سوانزی قرار پائی۔ جبکہ بڑی مجالس میں سوم مجلس ناربری، دوم مجلس ٹوٹنگ اور مجلس مچم (Mitcham) اوّل آکر علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات بابرکت فرمائے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے انصار سے مخاطب ہوتے ہوئے مختلف نصائح کیں اور حالاتِ حاضرہ سے ہم آہنگ رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف تفصیل سے توجہ دلائی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ امسال کا سالانہ اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے شاملین اور کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

نیا سال مبارک ہو

ادارہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال (2018ء) مبارک ہو۔ اللہ کرے کہ یہ سال بھی ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کی بے شمار ترقیات کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے انفرادی و اجتماعی کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ اور ہر احمدی خلافت احمدیہ کے بابرکت سائے کے نیچے، تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے، نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنتا رہے۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پرور شریر دشمنان اسلام و احمدیت کو اپنی گرفت میں لے کر جلد عبرت کا نشان بنائے اور احمدیت کے حق میں ایسے روشن نشانات ظاہر فرمائے جو سعید فطرت لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوں۔ آمین

مخزنِ تصاویر

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تصاویر پر مشتمل آفیشل لائبریری ’مخزنِ تصاویر‘ کے نام سے موسوم ہے اور یہ لائبریری مرکز کے زیر انتظام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے 2006ء میں اس لائبریری کا نئے سرے سے اجرا ہوا اور تب سے یہ لندن میں قائم ہے۔

مخزن تصاویر کے قیام کا بنیادی مقصد جماعتی تصاویر کو اکٹھا کرکے ان کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کو باترتیب محفوظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مستقل پراجیکٹ جاری ہے جس میں مختلف کیٹیگریز (categories) کے تحت تصاویر کو اکٹھا کرکے محفوظ کیا جارہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصاویر کے علاوہ تاریخی اعتبار سے دیگر اہم شخصیات اور اہم تاریخی مواقع پر لی گئی تصاویر بھی اس لائبریری میں شامل ہیں۔ چنانچہ اس ذریعہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی ’تصویری تاریخ‘ محفوظ کی جارہی ہے۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07؍فروری 2016ء کو مخزنِ تصاویر ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ اس ویب سائٹ کے ذریعہ لوگ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بیشمار اہم پرانی تاریخی تصاویر اور نئی تصاویر دیکھ سکتے ہیں اور بعض تصاویر آن لائن آرڈر کے ذریعہ خرید بھی سکتے ہیں۔ تصاویر کے ساتھ درج کی گئی معلومات 6 مختلف زبانوں میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح کسی بھی جماعتی شعبہ، ادارے، تنظیم وغیرہ کو اگر اپنے لٹریچرز، سوونیئرز، کیلنڈرز وغیرہ میں تصاویر شامل کرنی ہوں تو ان کو اسی ویب سائٹ کے ذریعہ آرڈر کرسکتے ہیں۔

اگر آپ کے پاس جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق کسی قسم کی تاریخی تصاویر موجود ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ تصاویر سے متعلق ضروری معلومات و کوائف لکھ کر درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ ان معلومات میں یہ باتیں ضرور شامل کریں: بھیجنے والے کا نام، تاریخ اور مقام جب تصویر لی گئی وغیرہ۔ آپ کی بھیجی گئی تصاویر ریکارڈ میں محفوظ کرنے کے بعد آپ کو باحفاظت واپس کردی جائیں گی۔

Makhzan-e-Tasaweer
Tahir House
22 Deer Park Road, London, SW19 3TL
e-mail: info@makhzan.org   website: www.makhzan.org

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت قاضی آل محمد صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30 مارچ 2012ء میں (313 اصحابِ احمد میں شامل) حضرت قاضی آل محمد صاحبؓ آف امروہہ کے بارہ میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت قاضی آل محمد صاحبؓ امروہہ کے رؤساء میں سے ایک بارسوخ ممبر تھے۔ بہت سعید فطرت اور صاحبِ رؤیا و کشوف تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا انکشاف بھی بذریعہ رؤیا ہوا جس کے بعد آپؓ نے قادیان میں حاضر ہوکر 28 دسمبر 1901ء کو بیعت کی توفیق پائی۔ پھر دسمبر 1903ء میں دوبارہ قادیان میں حاضر ہونے کی توفیق پائی اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ امروہہ میں میرا کام تبلیغ ہی رہا ہے۔ پھر خواہش کی کہ اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اس سے بڑھ کر اور کیا دینی خدمت ہوگی، مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہے مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے۔‘‘

ایک موقع پر حضرت قاضی صاحبؓ نے درود و وظائف کی ایک کتاب پڑھنے سے متعلق دریافت کیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ ’’انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خداتعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔۔۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔‘‘

’’حقیقۃالوحی‘‘ کی اشاعت کے بعد حضرت قاضی صاحبؓ نے اپنے ایک خط میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ: ’’...امروہہ میں طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہوگیا۔ اب مرض کم ہوگیا ہے۔ اسی عرصۂ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمودار ہوئی مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہوگئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ جس وقت دعا کی گئی اسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کُلّی عطا فرمادی، دو روز میں آرام ہوگیا۔ یہ حضور دو معجزہ ہیں۔ بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی، خداوند عالم کا شکر ہے‘‘۔

حضرت قاضی صاحبؓ کی وفات قریباً 63 سال کی عمر میں اُس وقت ہوئی جب آپ دسمبر 1913ء میں بذریعہ ریل قادیان کی طرف سفر میں تھے۔

...❁...❁...❁...

2017ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

6/جنوری 2017ء - شمارہ 01

☆ لجنہ اماء اللہ جرمنی کا جریدہ ’’خدیجہ‘‘ (نمبر 1 برائے سال 2011ء) سیرتِ صحابیات نمبر کا تعارف

☆ آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت ثوبیہؓ

☆ آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ

ازمکرمہ سلطانہ صابرہ رفیق صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت سودہؓ ازمکرمہ مدیحہ جاوید صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ ازمکرمہ امۃ الودود صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت زینبؓ ازمکرمہ عذرا عباسی صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت امّ سلمہؓ ازمکرمہ طیبہ اعجاز صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش

ازمکرمہ مبشرہ ملک اعوان صاحبہ

☆ ایک غیرت منداور بہادر خاتون حضرت اُمّ الفضلؓ

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ شہید کے حوالہ سے کہی گئی نظم میں سے انتخاب:

’’تھا وہ اِک اہلِ فراست اور اہلِ علم تھا‘‘

☆ مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’منظرِ عشقِ دین کچھ اس طرح بپا رہے‘‘

13/جنوری 2017ء - شمارہ 02

☆ اُمّ المومنین حضرت جویریہؓ ازمکرمہ سیّدہ شمیم شیخ صاحبہ

☆ اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہؓ ازمکرمہ سلمیٰ منیر باجوہ صاحبہ

☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی عیدِ قربان کے حوالے سے کہی گئی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’اک خواب تھا کہ خوابِ مسلسل کہیں جسے‘‘

20/جنوری 2017ء - شمارہ 03

☆ اُمّ المومنین حضرت میمونہؓ ازمکرمہ آصفہ احمد صاحبہ

☆ آنحضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ

ازمکرمہ عذرا عباسی صاحبہ

☆ مکرم ملک انصار الحق صاحب شہید ازمکرمہ ربیعہ ملک صاحبہ

☆ سانحہ لاہور کے حوالہ سے کہی گئی مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

’’زندگی بھر کی اذیت سے کڑا تھا وہ دن‘‘

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’اک نعمتِ انمول و گراں، شکر کا سجدہ‘‘

27/جنوری 2017ء - شمارہ 04

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صاحبزادیاں (حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا) ازمکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ

☆ حضرت سُمیّہؓ بنت خباط ازمکرمہ نرگس ظفر صاحبہ

☆ محترم عبدالباسط ملک صاحب ازمکرمہ راشدہ کرن صاحبہ

☆ مکرم محمد ہادی مونس صاحب کے حمدیہ کلام میں سے انتخاب:

’’کہیں بھی فضا ایسی پائی نہیں ہے‘‘

3/فروری 2017ء - شمارہ 05

☆ حضرت اُمّ عمارہؓ ازمکرمہ سیّدہ نیّر طاہر صاحبہ

☆ حضرت اُمّ سلیمؓ ازمکرمہ عائشہ منصور چودھری صاحبہ

☆ بحری جنگ کی پہلی شہید صحابیہ حضرت اُمّ حرامؓ

☆ حضرت اُمّ ہانیؓ ازمکرمہ زوباریہ احمد صاحبہ

☆ تاریخ احمدیت سے چند دلچسپ روایات

ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی غزل میں سے انتخاب:

’’پکاروں تجھے یہ اجازت نہیں ہے‘‘

☆ مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’جاتی ہوئی خزاں کے اشاروں سے پوچھ لو‘‘

10/فروری 2017ء - شمارہ 06

☆ خدمت خلق کے حوالہ سے شائع ہونے والا روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کا سالانہ نمبر 2011ء

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’کیوں تم سے خدا ناراض ہوا، وہ کونسی نعمت ٹھکرائی‘‘

17/فروری 2017ء - شمارہ 07

☆ مجلس انصاراللہ کے تحت خدماتِ خلق

ازمکرم محمد رئیس طاہر صاحب

☆ مجلس خدام الاحمدیہ اور خدمت خلق

ازمکرم افتخار احمد انور صاحب

☆ فلاحی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ ازمکرم احمد مستنصر قمر صاحب

☆ جناب عبدالستار ایدھی صاحب

☆ مکرم ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی طویل نظم میں سے انتخاب:

’’جان و مال اور وقت ہے سب کچھ خلافت پر نثار‘‘

24/فروری 2017ء - شمارہ 08

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بےلَوث ہمدردیٔ مخلوق

ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

☆ مکرم جمیل الرحمن صاحب کی ایک نعت میں سے انتخاب:

’’آئی وجودِ عشق سے ہر دَم صدا صَلِّ عَلیٰ‘‘

3/مارچ 2017ء - شمارہ 09

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بےلَوث ہمدردیٔ مخلوق

ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

☆ خدمت خلق کے چند عالمی اداروں اور شخصیات کا مختصر تعارف (مدر ٹریسا + سکاؤٹ تنظیم کا بانی بیڈن پاول + گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ماؤں کی تحریک)

☆ مکرم عبدالسلام جمیل صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:

’’کیا کیا مَیں لکھوں کیا کیا تھی میری ماں‘‘

10/مارچ 2017ء - شمارہ 10

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بےلَوث خدمت خلق

ازمکرم عبدالقدیر قمر صاحب

17/مارچ 2017ء - شمارہ 11

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی بےلَوث ہمدردی مخلوق

ازمکرم فخرالحق شمس صاحب

☆ ہمدردی خلق سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے پُردرد فارسی کلام میں سے انتخاب مع ترجمہ:

’’بدِل دردے کہ دارم از برائے طالبانِ حق

نمے گردد بیاں، آں درد، از تقریر کوتاہم‘‘

ترجمہ: وہ درد جو میں طالبان حق کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہوں میں اس درد کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

24/مارچ 2017ء - شمارہ 12

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند مخالفین کا انجام (مولوی محمد حسین بٹالوی کا انجام + مجسٹریٹ چندولال + مجسٹریٹ مہتہ آتمارام) ازمکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب جو اُس حدیث مبارکہ کے تناظر میں کہی گئی ہے کہ

جب تم مہدی کا زمانہ پاؤ تو اُسے میرا اسلام کہنا:

’’پیارے امامؑ! شوقِ لقا کا سلام لو‘‘

31/مارچ 2017ء - شمارہ 13

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخالف (مولوی کرم الدین) کا انجام ازمکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب

☆ احمدی ماؤں کے حوالہ سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’صالح چلن ہو آپ کا، اور چال صالحہ‘‘

7/اپریل 2017ء - شمارہ 14

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بےلَوث خدمت خلق

ازمکرم عبدالقدیر قمر صاحب

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب کی ہمدردیٔ خلق

ازمکرم ابن احمد صاحب

☆ حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے انتخاب:

’’قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں‘‘

14/اپریل 2017ء - شمارہ 15

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند مخالفین (سعداللہ لدھیانوی + عبدالقادر ساکن طالب پور پنڈوری + محمد جان المعروف مولوی محمد ابوالحسن) کا انجام

ازمکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب

21/اپریل 2017ء - شمارہ 16

☆ احمدی ڈاکٹرز کی جماعتی نظام کے تحت طِبّی خدمات

ازمکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

☆ افریقہ میں جماعت احمدیہ کے تحت خدماتِ خلق

ازمکرم حنیف احمد محمود صاحب

28/اپریل 2017ء - شمارہ 17

☆ ہومیوپیتھی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی خدمت خلق

ازمکرم مقبول احمد ظفر صاحب

☆ جماعت احمدیہ کراچی کی بعض خدماتِ خلق

ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب

5/مئی 2017ء - شمارہ 18

☆ چند احمدیوں کی خدمت خلق کے نمونے

ازمکرم منیر احمد رشید صاحب

☆ خدمت خلق کے چند عالمی ادارے اور شخصیات (ایس او ایس سگنل + ریڈکراس + یوم سفید چھڑی)

☆ مکرم سعید احمد کوکبؔ صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’مہدیٔ موعودؑ! تیرے جاں نثاروں کو سلام‘‘

☆ محترم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی غزل:

’’خدمت کے مقام پر کھڑا ہوں‘‘

12/مئی 2017ء - شمارہ 19

☆ احمدی انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE) کی خدمت خلق

ازمکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

☆ خدمت خلق کے چند عالمی ادارے اور شخصیات (لوئی بریل۔ بریل سسٹم کا موجد)

☆ مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’خدمت کو ہی شعار بناتے رہے ہیں ہم‘‘

☆ جناب مظفر منصور صاحب کے ساتھ ایک شعری نشست

ازمکرم محمد اکرم یوسف صاحب

19/مئی 2017ء - شمارہ 20

☆ محترمہ Claire Clement کے قبولِ اسلام کی خودنوشت داستان

☆ محترم عبدالقادر صاحب ازمکرم سلطان حبیبو صاحب

☆ جسٹس آف پِیس جناب عبدالمالک صاحب کا تعارف

☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

’’مرے خستہ تن میں جو جان ہے، وہ تو دم بدم .....‘‘

26/مئی 2017ء - شمارہ 21

☆ حیرت انگیز ذرّہ نیوٹرینو ازمکرم آصف علی پرویز صاحب

☆ چھ کتابیں ایک شاعر (جناب منور احمد کنڈے صاحب کے کلام پر تبصرہ) از (خاکسار) محمود احمد ملک

2/جون 2017ء - شمارہ 22

☆ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

ازمکرم محمد رفاقت احمد صاحب

☆ خلفائے کرام کی قبولیت دعا کے ذاتی مشاہدات

ازمکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب مرحوم

☆ مکرم انجینئر مبشر احمد خورشید صاحب کی ماہِ صیام کے حوالہ سے نظم میں سے انتخاب:

’’ہے ماہِ صوم بندوں کے لئے انوار کا تحفہ‘‘

9/جون 2017ء - شمارہ 23

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالفین کے چند اعتراضات کا جواب ازمکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

16/جون 2017ء - شمارہ 24

☆ ’’وقارِ عمل‘‘ ازمکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب

23/جون 2017ء - شمارہ 25

☆ محترم سید عبدالحیٔ صاحب ناظر اشاعت ربوہ کی وفات

☆ محترم رانا محمد یوسف صاحب ازمکرم رانا محمد زکریا صاحب

☆ جناب آدم چغتائی صاحب کی کتاب ’’جستجوئے جمال‘‘

تبصرہ از (خاکسار) محمود احمد ملک

30/جون 2017ء - شمارہ 26

☆ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ السلام کے مقابلہ پر تفسیر نویسی میں تاحیات ناکامی
ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب

☆ مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''نیم شبی کی آہ میں ، دھیان کی جلوہ گاہ میں''

7/جولائی2017ء-شمارہ27

☆ کھاریاں شہر اور وہاں کے چند معروف خدمتگزار احمدیوں کا تذکرہ ازمکرم لئیق احمد ناصر چوہدری صاحب

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے رقم کردہ مختصر کتابچہ ''اِقَامَةُ الصَّلٰوة'' پر تبصرہ از (خاکسار) محمود احمد ملک

☆ مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب آف بریڈفورڈ
ازمکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب

☆ ''اکیسویں صدی کا المیہ'' کے عنوان سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم میں سے انتخاب:
''جی رہے جس میں ہم ، یہ اِک انوکھا دَور ہے''

☆ مکرم بشارت احمد بشارت صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''پہلے مَیں انسان ہوں ، مجھ کو پیار کی جانب جانا ہے''

14/جولائی2017ء-شمارہ28

☆ حضرت چودھری امام الدین صاحبؓ آف جسوکی

☆ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی
ازمکرم محمود مجیب اصغر صاحب

☆ محترم چوہدری محمد علی صاحب ازمکرمہ ر۔جاوید صاحبہ

☆ مکرمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ کے حمدیہ کلام میں سے انتخاب:
''ہیں حمد سبھی کرتے یاں ارض و سما تیری''

21/جولائی2017ء-شمارہ29

☆ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب (امیر ضلع فیصل آباد) کی قبولیتِ دعا ازمکرم سعید احمد بٹ صاحب

☆ محترم ملک مبارک احمد خان صاحب اعوان
ازمکرم محمود مجیب اصغر صاحب

☆ محترم شیخ نذیر احمد صاحب ازمکرمہ ث۔نذیر صاحبہ

☆ محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ

☆ مکرم احسن کمال صاحب آف کراچی کی شہادت

☆ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ازمکرم بشیر احمد صاحب

☆ سانگھڑ کے پانچ شہداء کی یاد میں کہی گئی مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''راہِ وفا میں جان کے نذرانے لے چلے''

28/جولائی2017ء-شمارہ30و31

☆ بلوچ قوم میں احمدیت کا نفوذ اور چند صحابہ کا تذکرہ (حضرت منشی فتح محمد بزدارؓ + حضرت محمد شاہ ڈھنہ صاحبؓ + حضرت مولوی محمد ابوالحسن صاحبؓ)
ازمکرم راشد احمد بلوچ صاحب

☆ محترم عبدالرحمن شاکر صاحب کی کتاب ''مضامینِ شاکر'' کا تعارف اور اس میں سے انتخاب (انفاق فی سبیل اللہ + تربیتِ اولاد + گُلِ شگفتہ) از (خاکسار) محمود احمد ملک

☆ اعزازات (مکرمہ کشف منان صاحبہ + مکرمہ صائمہ عزیز عمر صاحبہ + مکرمہ رابعہ حمید صاحبہ + مکرمہ سحر منصور صاحبہ + مکرم حارث قیوم خان صاحب + مکرمہ وجیہہ عظمت صاحبہ + مکرمہ اسماء اسلم صاحبہ + مکرمہ رافعہ رحمٰن صاحبہ + مکرمہ بشریٰ زریں صاحبہ + مکرم ہلال حسنات مرزا صاحب + مکرم عبدالغفار عابد صاحب + پنجاب سوئمنگ چمپئن شپ 2012ء میں کامیابیاں (یاسر محمود + محمد یحیٰی + بلال احمد + کاشف محمود + یاسر محمود + دانیال وجیہہ + ذیشان احمد + طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور فضل عمر ہسپتال کو ہاؤس جاب کروانے کی اجازت)۔

☆ مکرمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ کی حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی یاد میں کہی گئی طویل نظم میں سے انتخاب:
''خدا کے انعامات ، افضال ، رحمت''

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم بعنوان ''مرا بھی نام آجائے'' میں سے انتخاب:
''نہیں دل کی لگن بھی تیرے در تک مجھ کو پہنچاتی''

11/اگست2017ء-شمارہ32

☆ آنحضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے تقویٰ کی چند مثالیں
ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب

18/اگست2017ء-شمارہ33

☆ مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کا ذکرِ خیر ازمکرم ناصر الدین بلوچ صاحب + مکرم نصراللہ بلوچ صاحب + مکرم منیر احمد ظہور مندرانی بلوچ صاحب

☆ محترم میاں تاج دین صاحب آف ادرحماں
ازمکرم ماسٹر احمد علی صاحب

☆ محترم بشارت الرحمن صاحب ازمکرمہ ز۔خ صاحبہ

☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب:
''ہمارے گِرد سنہری ہوا چلا دی ہے''

25/اگست2017ء-شمارہ34

☆ محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب
ازمکرمہ ر۔ن۔ظفر صاحبہ

☆ ربوہ کا ابتدائی زمانہ ازمکرمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ

☆ دنیا کی سب سے بڑی دفتری عمارت ''پینٹا گون'' امریکہ

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب:
''ابھی ہیں آگے بڑے مرحلے جو مشکل ہیں''

یکم ستمبر2017ء-شمارہ35

☆ سابق صدر عمومی محترم مولانا حکیم خورشید احمد شاد صاحب
ازمحترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب مرحوم

☆ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف باجوہ صاحب
ازمکرمہ ص۔وسیم صاحبہ

☆ رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا قلعہ ''رانی کوٹ''

☆ مکرم سیّد اقتدار احمد اسد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''دیارِ مغرب کو جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کا''

8/ستمبر2017ء-شمارہ36

☆ مکرم غلام سرور وڑائچ صاحب ازمکرم بشارت احمد صاحب

☆ محترمہ نعیمہ سعید صاحبہ ازمکرم عامر سعید احمد صاحب

☆ مکرم محمد بوٹا صاحب آف ڈنڈپور ازمکرم ضیاء الرحمٰن صاحب

☆ دنیا کا سب سے بڑا شاہی محل ''آستانہ نورالایمان'' برونائی

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''دیکھے ہیں حسیں مَیں نے زمانے میں ہزاروں''

15/ستمبر2017ء-شمارہ37

☆ محترم عبدالمنان ناہید صاحب ازمکرم پرویز پروازی صاحب

☆ امریکہ کی آزادی اور جمہوریت کی علامت ''مجسمۂ آزادی''

☆ مکرم ناصر احمد سیّد صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب:
''ہماری دھڑکنیں پرواز پر ہیں''

22/ستمبر2017ء-شمارہ38

☆ حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ مکرم چودھری بشیر احمد صاحب آف خوشاب
ازمکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

☆ سائبیریا میں دنیا کی طویل ترین ریلوے لائن

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''اُٹھتی نہیں کوئی بھی نظر آپؐ کے آگے''

29/ستمبر2017ء-شمارہ39

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید
ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

☆ محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب
ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب

☆ مکرم رانا اقبال الدین صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی وفات

☆ مکرم محمد احمد اشرف صاحب ریٹائرڈ معلّم وقف جدید

☆ جزیرہ گرین لینڈ

☆ محترم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں''

6/اکتوبر2017ء-شمارہ40

☆ امریکہ میں احمدیہ مشن کی چند یادیں
ازمکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

☆ مکرم صاحبزادہ داؤد احمد صاحب سرائے نورنگ کی شہادت

☆ احمدیہ مشن ہنگری ازمکرم عطاء الرؤف سلمان صاحب

13/اکتوبر2017ء-شمارہ41

☆ پروفیسر کلیمنٹ لِنڈلے ریگ (Clement Lindley Wragge) ازمکرم طارق حیات صاحب

☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ہمارا کیا ہمیں ہر حال میں جاں سے گزرنا ہے''

20/اکتوبر2017ء-شمارہ42

☆ حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ دھرمکوٹی
ازمکرم لطیف احمد طاہر صاحب

☆ مکرم محمود انور صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''اِک مسیحا نفس رہنما مل گیا''

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم 'کشتیٔ نوح' سے انتخاب:
''روحانیت کے بحر میں یونہی نہ تُو اُچھل''

27/اکتوبر2017ء-شمارہ43

☆ مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب کے چند خودنوشت واقعات (مرسلہ: مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب)

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ہے باعثِ سرورِ دل و جان اب تلک''

3/نومبر2017ء-شمارہ44

☆ 1912ء میں وفات پانے والے چند اصحابِ احمدؑ
(حضرت حکیم میاں سردار محمد صاحب + حضرت منشی محمد الدین صاحب سیالکوٹیؓ + حضرت مولوی مرزا محمد اسماعیل صاحبؓ قندھاری + حضرت حکیم غلام محی الدین صاحبؓ + حضرت ماسٹر ولی اللہ صاحبؓ + حضرت چانن دین صاحبؓ آف ماہل پور + حضرت چودھری غلام محمد صاحبؓ + حضرت علی محمد شاہ صاحبؓ آف راہوں + حضرت میاں نور محمد صاحبؓ کابلی + حضرت برکت بی بی صاحبہؓ + حضرت شرفو بی بی صاحبہؓ + حضرت رؤف النساء بیگم صاحبہؓ + حضرت عفیفہ بیگم صاحبہؓ + اہلیہ حضرت قاضی محمد عالم صاحبؓ + حضرت سیّدہ صالحہ بی بی صاحبہؓ + حضرت کلثوم بیگم صاحبہؓ)
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ نیوبصّہ (نائیجیریا) میں احمدیہ ہسپتال کا آغاز
ازمکرم ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب

☆ مکرم داؤد عزم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''کن کی تصویر نگاہوں میں اُبھر آئی ہے''

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''اے خدا مجھ کو معتبر کردے''

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''میری پرواز کا باعث ہیں جو پَرکن کے اُن کے''

10/نومبر2017ء-شمارہ45

☆ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ مندرانی
ازمکرم آصف احمد ظفر بلوچ صاحب

☆ حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ
ازمکرم کرنل (ر) میاں عبدالعزیز صاحب

☆ محترم راویل بخارائیف صاحب کا خودنوشت تعارف (اردو ترجمہ ازمکرم مظہر الحق صاحب)

☆ محترم محمود علی صاحب ازمکرم فلاح الدین صاحب

☆ مکرم نورالامین صاحب ازمکرمہ ع۔ناصر صاحبہ

☆ محترم عبدالمنان ناہید صاحب کے حوالہ سے کہی گئی لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''صدق و صفا کا مہر و وفا کا پیکر تھا منانؔ''

☆ مکرم یعقوب امجدؔ صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''ارض و سما کی وسعتیں ہیں آپؐ کے لئے''

17/نومبر2017ء-شمارہ46

☆ حضرت حاجی فضل حسین صاحبؓ شاہجہانپوری

☆ حضرت نواب بی بی صاحبہ (المعروف ماں جی)
ازمکرم حمیداللہ ظفر صاحب

☆ محترم میاں محمد یٰسین صاحب

☆ محترم ثاقب زیروی صاحب کی ایک یادگار نظم میں سے انتخاب:
''رعنائیاں ہر سُو بکھریں گی گیسوئے سحر لہرانے دو''

24/نومبر2017ء-شمارہ47

☆ حضرت رسائیدار خداداد خان صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ محترم سیّد عبدالحئی شاہ صاحب ازمکرم طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ومکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

☆ دنیا کا سب سے چھوٹا جزیرہ اور جمہوریہ ''ناؤرو''

☆ محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم طاہر محمود احمد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''فلک نے علم و حکمت کا زمیں پر اِک جہاں دیکھا''

یکم دسمبر2017ء-شمارہ48

☆ سمبڑیال سے تعلق رکھنے والے چند اصحابِ احمدؑ
(حضرت بابو الٰہی بخش صاحبؓ + حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ + حضرت ملک سراج الدین صاحبؓ + حضرت ملک اللہ رکھا صاحبؓ + حضرت ملک امام الدین صاحبؓ + حضرت ملک نبی بخش صاحبؓ + حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحبؓ + حضرت نواب دین صاحبؓ سابق منشی سنگھ + حضرت ڈاکٹر سید میر حیدر صاحبؓ) ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ ازمکرمہ ص۔اشرف صاحبہ

☆ مکرم مبارک صدیقی صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''مانا کہ وہ بھی آج تک مانا تو ہے نہیں''

8/دسمبر2017ء-شمارہ49

☆ محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ ازمکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب

☆ محترمہ سیّدہ محمودہ رحمن صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب ازمکرم اطہر بیگ صاحب

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ضمیر بیچ کے کوئی خوشی قبول نہیں''

15/دسمبر2017ء-شمارہ50

☆ مکرم چودھری محمد اکرم صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب کی شہادت

☆ مکرم راجہ ضیاء الدین جنجوعہ صاحب شہید
ازمکرم لطیف احمد صاحب

☆ مکرم مقصود احمد صاحب آف ربوہ کی شہادت

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''نہ بَین کوئی نہ ماتم نہ کوئی آہ و بکا''

22/دسمبر2017ء-شمارہ51

☆ جلسہ سالانہ قادیان کے حوالہ سے مشاہدات
ازمکرم محمد شفیع خان صاحب

☆ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ ازمکرم ابن کریم صاحب

☆ محترم صوفی محمد صدیق صاحب آف سعداللہ پور
ازمکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

☆ مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''دل سے اُٹھتی ہے صدا اے قادیاں تیرے لئے''

29/دسمبر2017ء-شمارہ52

☆ حضرت قاضی آل محمد صاحبؓ آف امروہہ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ 2017ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نئے سال کے حوالہ سے کہی جانے والی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ہیں سالِ نَو کی پیدائش میں اب گنتی کے دن باقی''

...۞...۞...۞...

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' جنوری 2011ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نئے سال کے حوالہ سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہیں سالِ نَو کی پیدائش میں اب گنتی کے دن باقی
بہت سی ہونیاں اَن ہونیاں یہ ساتھ لائے گا
بہت سوں کو ہنسائے گا بہت سوں کو رُلائے گا
خسارے میں کوئی ہوگا منافع کوئی پائے گا
خدایا! سالِ نَو میں ہم پہ رحمت کی نظر رکھنا
کرم کرنا ہمیں اپنی نظر میں معتبر رکھنا
تری شوکت لپک کر آئے ہم بے اختیاروں تک
تری تبلیغ جا پہنچے زمیں کے سب کناروں تک

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 29, 2017 – January 04, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 29, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
00:45	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
02:40	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:45	Pushto Muzakarah
04:30	Tarjumatul Qur'an Class: Rec. December 7, 1995.
05:35	Pakistan In Perspective
06:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 91-129.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 34.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. December 4, 2016.
07:45	The Concept Of Bai'at
08:00	Qasas-ul-Ambiyaa
09:00	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
09:30	Introduction To Waqf-e-Jadid
10:00	In His Own Words
10:35	History Of Cordoba
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat [R]
11:55	Hamara Aaqa
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Rec. December 26, 2014.
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	Noor-e-Mustafwi
18:00	World News
18:15	Rishta Nata Ke Masa'il
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:05	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
20:40	Masjid-e-Aqsa Rabwah
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Qasas-ul-Ambiyaa [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:45	The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)

Saturday December 30, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:50	Masjid Yadgar Rabwah
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Tour Of The Far East
02:05	Introduction To Waqf-e-Jadid
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
05:25	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 143-149.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 9.
07:05	Aadab-e-Zindagi
07:35	Open Forum
08:10	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on December 29, 2017.
10:10	Tehrik-e-Jadid
10:25	Dua-e-Mustaja'ab
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archaeology
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Open Forum [R]
19:10	Dua-e-Mustaja'ab [R]
19:40	Qur'anic Archaeology [R]
20:15	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh: Recorded on February 6, 2011.
21:00	International Jama'at News [R]
22:00	Aadab-e-Zindagi [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:45	Masjid Mubarak Qadian

Sunday December 31, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh
02:20	In His Own Words
03:00	Aadab-e-Zindagi
03:30	Open Forum
04:05	Friday Sermon
05:25	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 34.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 30, 2017.
08:35	The Review Of Religions
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:15	Introduction To Waqf-e-Jadid
10:35	Seekers Of Treasure
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane: Rec. December 26, 2014.
16:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
17:20	Husn-e-Biyan
17:50	Yassarnal Qur'an [R]
18:10	World News
18:45	Story Time
19:00	Live Face2Face
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Introduction To Waqf-e-Jadid [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:25	The Review Of Religions [R]

Monday January 01, 2018

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:30	Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
00:45	Introduction To Waqf-e-Jadid
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:35	In His Own Words
03:15	Ghazwat-e-Nabi
04:15	Friday Sermon
05:25	Seekers Of Treasure
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
07:30	Aao Urdu Seekhain
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:30	MTA Travel: Madikeri, India.
09:00	Huzoor's Tour Of The Far East
09:45	In His Own Words
10:20	Kids Time
10:55	Friday Sermon: Recorded on January 27, 2012.
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon [R]
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
15:55	Aao Urdu Seekhain [R]
16:25	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Somali Service
18:50	MTA Travel [R]
19:25	The Review Of Religions
20:00	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
20:35	In His Own Words [R]
21:00	Aao Urdu Seekhain [R]
21:30	Qasas-ul-Ambiyaa
22:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
22:50	The Review Of Religions [R]
23:25	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday January 02, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Tour Of The Far East
02:15	In His Own Words
02:55	International Jama'at News
03:45	Rencontre Avec Les Francophones
04:10	Qasas-ul-Ambiyaa
05:00	Aao Urdu Seekhain
05:35	MTA Travel
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 27.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded July 10, 1996.
08:00	Story Time
08:25	Art Class
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:05	In His Own Words
10:40	Khazeena-e-Urdu
11:25	Indonesian Service
12:25	Tilawat [R]
12:40	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:10	Friday Sermon: Recorded on December 29, 2017.
14:10	Bangla Shomprochar
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:20	Discover Alaska
16:40	Face2Face: Recorded on December 31, 2017.
17:35	Waqfe Aarzi
18:20	World News
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on December 30, 2017.
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:15	In His Own Words [R]
21:55	Waqfe Aarzi [R]
22:40	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Khazeena-e-Urdu [R]

Wednesday January 03, 2018

00:20	World News
00:40	Tilawat
01:00	Dars-e-Tehreerat
01:20	Yassarnal Qur'an
01:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:40	Discover Alaska
03:05	Face2Face
04:05	Liqa Ma'al Arab
05:20	Waqfe Aarzi
06:00	Tilawat
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:00	Question And Answer Session
08:00	Pakistan National Assembly 1974
09:00	Huzoor's Address At Atfal-ul-Ahmadiyya UK Rally: Recorded on April 24, 2011.
09:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
09:55	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 29, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Address At Atfal-ul-Ahmadiyya Rally [R]
15:30	Rishta Nata Ke Masa'il
15:45	In His Own Words
16:20	Servants Of Allah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	L'Islam En Questions
19:10	Rishta Nata Ke Masa'il [R]
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Address At Atfal-ul-Ahmadiyya Rally [R]
20:45	In His Own Words [R]
21:25	Servants Of Allah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]

Thursday January 04, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Address At Atfal-ul-Ahmadiyya Rally
02:00	In His Own Words
02:55	Pakistan National Assembly 1974
03:55	Question And Answer Session
04:50	Servants Of Allah
06:05	Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38.
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. Dec. 7, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	The Prophecy Of Khilafat
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Germany Address 2017
10:05	In His Own Words
10:35	Safar-e-Hajj
11:15	Japanese Service
11:35	History Of Cordoba
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Rec. December 4, 2016.
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2017 R]
16:05	In His Own Words
16:35	Persian Service [R]
17:05	Roots To Branches
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Pakistan In Perspective [R]
19:25	Shama'il-e-Nabwi [R]
20:05	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words
21:30	Safar-e-Hajj [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 29 December 2017 | Issue No. 52

مَیں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے مختلف جامعات کے جوطلباء ہیں وہ اب کم ازکم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور exercise کریں۔exerciseایسی ہونی چاہئے کہ سارے جسم کو fit کرے۔

جہاں آپ نے علمی کام کرنا ہے، آپ نے تبلیغی کام کرنا ہے، تربیتی کام کرنا ہے وہاں نَو جوانوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کے ساتھ مل کرآپ ایک وقت ایسا بھی رکھیں جہاں میدان عمل میں جا کے بھی اُن کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیں۔ ان کی ورزشوں میں حصہ لیں out door activitiesمیں حصہ لیں تا کہ اُن کو احساس رہے کہ مبلغ اور مربی صرف تقریریں کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ہمارے ساتھ ہماری طرح ہی رہ کر ہماری تربیت کرنے آیا ہے۔ جہاں جہاں مربیان نے اس طرح کام کیا وہاں نوجوان نسل جماعت کے ساتھ بہت اچھی طرح جُڑ رہی ہے۔ اور اس کا رپورٹس سے بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

ایک مربی اور مبلغ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں عمومی طور پہ تربیت کا یا تبلیغی کام کرتے ہیں وہاں خاص طور پر ایسے لوگوں کو جو جماعت سے ہٹے ہوئے ہیں یا جن کی activities یا ترجیحات مختلف ہیں اُن کو قریب لائیں۔

اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض میدان عمل میں جا کے اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہیں اور صحت کا خیال نہیں رکھتے۔ اگر اِس وقت اِس ادارہ میں آجکل آپ کو عادت پڑ جائے گی، یہ آپ اپنی زندگی کا حصہ بنالیں گے کہ ہم نے ڈیڑھ گھنٹہ، ایک گھنٹہ ضرور کھیلنا ہے اور exercise کرنی ہے تو پھر یہ عادت آپ کی ساری زندگی مستقل ساتھ رہے گی۔

جامعہ احمدیہ یُوکے کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب کے موقع پر امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل خطاب فرمودہ 02 مئی 2015ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یُوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

کچھ عرصہ پہلے مَیں حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی باتیں بتا رہا تھا جس میں یہ بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدہ سیر پر جایا کرتے تھے اور آپ کی سیرت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ بعض دفعہ ورزش کے اَور دوسرے طریقے بھی استعمال کرتے تھے۔ اس کے بعد مَیں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے مختلف جامعات کے جو طلباء ہیں وہ اب کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور exercise کریں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 6/فروری 2015ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27/فروری 2015ء) آپ کے پرنسپل صاحب نے مجھے اس کے بعد لکھا کہ ہم ایک گھنٹہ تو پہلے ہی کرتے تھے اب ڈیڑھ گھنٹہ کر دیں گے۔ لیکن عموماً تو اکثر طلباء بڑے fit ہیں۔ لگتا ہے کہ exercise کرتے ہیں یا اُن کا structure ایسا ہے۔ لیکن جن کا موٹاپے کی طرف رجحان ہے، موٹاپا، جسم بھاری ہونا تو علیحدہ چیز ہے لیکن پیٹ کی طرف بھی تھوڑا سا دھیان کریں۔ کھائیں بے شک لیکن exercise بھی کریں۔ جب ملاقات کے لئے آتے ہیں تو اکثر مَیں پوچھتا ہوں۔ آپ کے ایک student آئے، مَیں نے پوچھا تُم موٹے ہو گئے ہو۔ کہتا ہے۔ نہیں جی۔ مَیں نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اس لئے موٹا لگ رہا ہوں۔ تو بعض کپڑے ایسے طلسماتی کپڑے ہوتے ہیں کہ اُن سے منہ بھی پھول جاتا ہے۔ اور جسم بھی انتہائی چوڑا ہو جاتا ہے جس طرح بڑے نرم آٹے کے اوپر نرم کپڑا ڈال کے ہاتھ چلا جاتا ہے۔ تو یہ ان کے پیٹ کی exercise کا حال ہے۔ اُس کو مَیں نے کہا بھی تھا پتہ بھی ہو گا سمجھ بھی گیا ہو گا کہ وہ کون ہے۔ تو exercise جو ہے بڑی ضروری ہے۔ (اب ایک دوسرے سے بے شک بعد میں پوچھتے رہنا) اور exerciseایسی ہونی چاہئے کہ سارے جسم کو fit کرے۔ پیٹ کے muscles جو ہیں وہ صحیح ہونے چاہئیں۔ مَیں کھانا کھانے سے نہیں روکتا۔ بے شک کھائیں لیکن exersice بھی کریں۔ جن کے جسم بے ڈھبے ہو رہے ہیں وہ یہ دیکھیں کہ ہم نے کس طرح اپنے جسموں کو صحیح بھی رکھنا ہے اور صحت سے بھی رکھنا ہے۔ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ باقی یہاں جو پیغام پڑھا گیا کہ ’جامعہ احمدیہ علمی اور تربیتی درسگاہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آرمی کیمپ بھی ہے جہاں عاقلوں سے زیادہ دیوانوں کی ضرورت ہے‘۔ جامعہ علمی درس گاہ ہے، اس کو بھی یاد رکھیں۔ اکثر نے یہی پیغام پڑھا۔ جس کا لُبّ لُباب یہی تھا کہ جامعہ احمدیہ ایسی درسگاہ ہے جہاں پاگلوں کی ضرورت ہے۔ پاگلوں کی ضرورت نہیں ہے دیوانوں کی ضرور ضرورت ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ ”مقصود مرا پورا ہوا گر مِل جائیں مجھے دیوانے دو“۔ (کلام محمود صفحہ 154۔ ایڈیشن مارچ 2002ء مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان) تو وہ دیوانے آپ لوگوں نے بننا ہے۔ اور اس کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے اور عقل بھی ضروری ہے۔ لیکن عقل ایسی ہو جس میں جوش بھی ہو۔ علم ایسا ہو جس کا استعمال بھی صحیح ہو۔ لیکن اگر ایسی ضرورت پڑ جائے جہاں جوش کی ضرورت ہے تو اس وقت آپ لوگ صرف مصلحت کے تحت خاموش نہ رہیں۔ نہ ایسا علم کہ جہاں مصلحت سے اور علم سے مسئلہ حل ہوتا ہو وہاں جوش دکھانے والے ہوں۔ تو ان باتوں کا آپ کو خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جو تجربہ ہے یہاں کے جامعہ سے جو طلباء پاس ہو کے میدان عمل میں گئے ہیں، مربی بنے ہیں، مبلغ بنے ہیں یا دوسرے دفاتر میں لگائے گئے ہیں اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور عموماً ان کی اچھی رپورٹس ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مَیں نے جب بھی طلباء یہاں میرے سے ملتے ہیں اور جب فائنل کلاس میدان عمل میں جاتی ہے تو ان کو یہ بھی مَیں کہتا ہوں کہ جہاں آپ نے علمی کام کرنا ہے، تبلیغی کام آپ نے کرنا ہے، تربیتی کام کرنا ہے وہاں نَو جوانوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کے ساتھ مل کر آپ ایک وقت ایسا بھی رکھیں جہاں میدان عمل میں جا کے بھی اُن کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیں۔ ان کی ورزشوں میں حصہ لیں، out door activitiesمیں حصہ لیں تا کہ اُن کو احساس رہے کہ مبلغ اور مربی صرف تقریریں کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ہمارے ساتھ ہماری طرح ہی رہ کر ہماری تربیت کرنے آیا ہے۔ اور اس کا بھی زیادہ اچھا اثر ہوتا ہے۔ جہاں جہاں مربیان نے اس طرح کام کیا وہاں نوجوان نسل جماعت کے ساتھ بہت اچھی طرح جُڑ رہی ہے۔ اور اس کا رپورٹس سے بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ اور خدام الاحمدیہ کی رپورٹس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ جو نوجوان مربیان میدان عمل میں گئے ہیں انہوں نے بہت سے بگڑے ہوئے نَو جوانوں کو جماعت کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ پس ایک مربی اور مبلغ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں عمومی طور پہ تربیت کا یا تبلیغی کام کرتے ہیں وہاں خاص طور پر ایسے لوگوں کو جو جماعت سے ہٹے ہوئے ہیں یا جن کی activities یا ترجیحات مختلف ہیں اُن کو قریب لائیں۔ اور اس کے لئے بہترین ذریعہ ایک گیمز اور اُن کی جو اپنی activities ہیں، کھیلوں وغیرہ کی out door activities میں اُن کے ساتھ شامل ہونا ہے۔ اسی لئے جامعہ میں اس بات کی طرف توجہ دی جاتی ہے، اسی لئے مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ یہ علمی rallies، یہ فٹبال میچ یا یہ کھیلوں کے، سپورٹس کے جو پروگرام ہیں یہ صرف انعامات دینے کے لئے نہیں ہیں بلکہ آپ لوگوں کو تیار کرنے کے لئے ہیں کہ آئندہ جب میدان عمل میں جائیں تو وہاں بھی آپ اس کا استعمال کریں۔ اور اگر استعمال نہیں کریں گے، تو ایک تو اپنی صحت کو خراب کر رہے ہوں گے کیونکہ ورزش نہ کرنے کی وجہ سے صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ دوسرے جو یہ ایک بگڑے ہوؤں کی اصلاح کا ذریعہ ہے اس سے آپ صحیح طرح فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گے۔ اور وہ لوگ جو ذرا جماعت سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں، وہ نَو جوان جو جماعت کے کاموں میں اتنے active نہیں ہیں اُن کو قریب لانے کی جو کوشش ہو سکتی ہے اس میں صحیح کردار ادا نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ آپ کی زندگی کا مستقل حصّہ رہنا چاہئے۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض میدان عمل میں جا کے اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہیں اور صحت کا خیال نہیں رکھتے۔ اگر اِس وقت اِس ادارہ میں آجکل آپ کو عادت پڑ جائے گی، یہ آپ اپنی زندگی کا حصہ بنالیں گے کہ ہم نے ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ ضرور کھیلنا ہے اور exercise کرنی ہے تو پھر یہ عادت آپ کی ساری زندگی مستقل ساتھ رہے گی۔ پس مَیں جو خاص طور پر زور دیتا ہوں تو اس لئے کہ آئندہ جب آپ میدان میں جائیں گے تو اُس وقت بھی آپ کی کھیلوں کی اور ورزش کی عادت آپ کے ساتھ رہے۔ آپ کے جسم مضبوط رہیں اور اپنی صحت کے ساتھ ساتھ آپ دوسروں کی، نَو جوانوں کی روحانی اور جسمانی صحت کے بھی سامان کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت میں بھی برکت عطا فرمائے۔ آپ کے علم میں بھی برکت عطا فرمائے۔ آپ کی عقل میں بھی برکت عطا فرمائے تا کہ وہ مقصد جو آپ کا جامعہ میں آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے سپاہیوں میں شامل ہونے کا ہے وہ آپ پورا کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

☆...☆...☆